

6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ ارب امریکی ڈالر				
نمبر تا اپریل		جولائی تا اپریل		
م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	
-2.5	-8.2	-8.55	-11.2	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-4.9	-9.0	-10.8	-12.3	(i) تجارتی توازن
8.8	10.2	16.0	16.4	برآمدات
-13.2	16.3	-2.6	16.9	سال ہساں نمو (فیصد)
13.8	19.2	26.8	28.7	درآمدات
-28.2	43.2	-6.8	28.5	سال ہساں نمو (فیصد)
2.4	0.8	2.2	1.1	(ii) نادیدہ رقم
4.0	3.2	6.4	5.3	ترسیلات
2.7	2.5	3.6	6.3	ب۔ مالی سرمایہ کاری
1.9	2.1	3.2	3.7	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-0.8	-0.2	-1.0	0.1	(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
1.6	0.5	1.3	2.4	(iii) دیگر سرمایہ کاری
0.2	1.0	0.3	0.4	ج۔ اخلاط اور بھول چوک
0.4	-4.8	-4.6	-4.5	د۔ مجموعی توازن

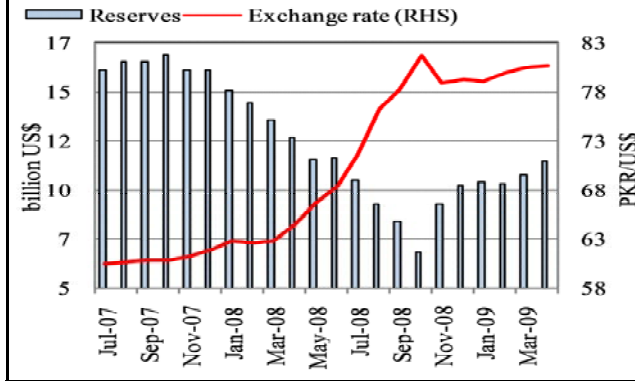
پاکستان کے بیرونی حسابات میں م س 09ء کے نومبر کے بعد سے جو بہتری شروع ہوئی تھی وہ آنے والے مہینوں میں بھی جاری رہی ہے جس کی بنیادی وجہ م س 09ء کے نومبر تا اپریل کے عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں مسلسل کمی ہے جبکہ عالمی بحرانوں کی وجہ سے مالی رقوم کی آمد بدستور محدود رہی ہے (دیکھئے جدول 6.1)۔ چونکہ م س 09ء کے نومبر تا اپریل عرصے کے دوران جو اضافی رقوم پیدا ہوئی تھیں وہ صرف ابتدائی چار ماہ کے لیے خسارے کے اثر میں کمی لاسکیں تاہم مجموعی طور پر م س 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں بیرونی جاری حسابات کے مجموعی خسارے میں خاصا بگاڑ نظر آیا ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران درآمدات میں کمی اور ترسیلات زر میں اضافے کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں کمی ہوئی ہے۔ زری تختی اور شرح مبادلہ میں کمی کی وجہ سے مجموعی طلب میں کمی واقع ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ درآمدی اشیا کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے درآمدات کم ہوئی ہیں۔ خاص طور پر مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے درمیان درآمدات میں 6.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 28.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔

شدید عالمی کساد بازاری کی وجہ سے برآمدات کی کمزور نمو اور ملک میں بجلی کی کمی نے زرمبادلہ کی آمدنی میں خاطر خواہ کمی پیدا کر دی جس سے گزشتہ سال کے زیر جائزہ مدت کے مقابلے میں جاری حسابات کے خسارے میں کمی پر منفی اثر پڑا۔

جاری حسابات، سرمایہ اور مالی کھاتے میں بہتری کے باوجود مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران اس میں تیزی سے بگاڑ آیا ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری اور قرضوں دونوں میں کمی کی وجہ سے یہ بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد کے بعد غیر

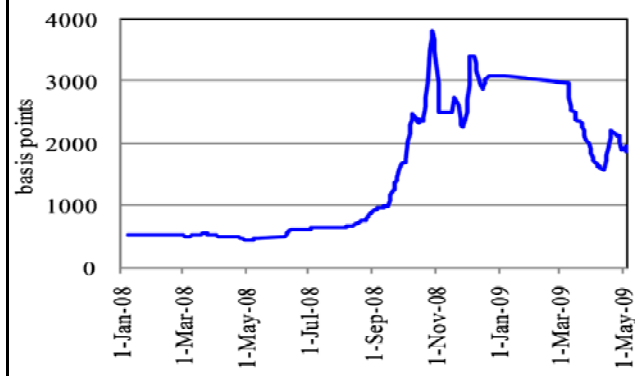
شکل نمبر 6.1: شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر



ملکی رقوم کی آمد بحال ہوگئی جبکہ عالمی مالی بحران کی خراب صورتحال کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی آئی ہے۔ درحقیقت مالی رقوم کی آمد میں بہتری کی بنیادی وجہ گزشتہ دو برسوں میں نجی سرمایہ کاری کی آمد کے حصے کے مقابلے میں دو طرفہ اور کثیر طرفہ بلند وصولیوں کی عکاسی ہے۔

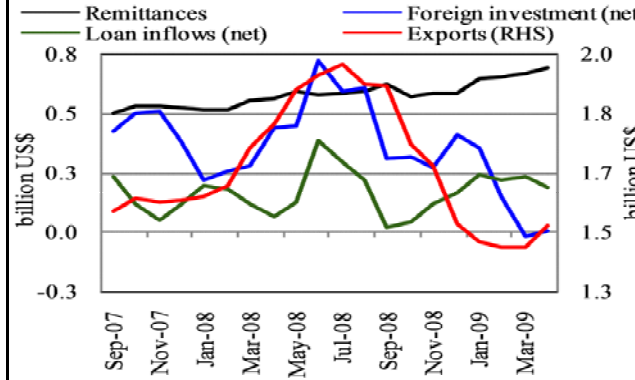
آئی ایم ایف سے امداد ملنے کی بعد کی مدت میں قرضوں کی آمد کی بحالی اور جاری حسابات کے خسارے میں کمی کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ میں استحکام پایا گیا ہے (دیکھئے شکل 6.1)۔ اس لیے پاکستان کے پانچ سالہ بانڈ پر قرضہ تبدیل کے تفاوت (دیکھئے شکل 6.2) میں بھی گراوٹ آئی ہے (دیکھئے شکل 6.2)۔ تاہم یہ تفاوت تاریخی سطحوں کے لحاظ سے اب بھی زیادہ ہے۔

شکل 6.2: پاکستان کے قرضہ تبدیل کا تفاوت (5 سالہ عالمی بانڈ پر)



مندرجہ بالا بہتری کے باوجود کچھ ابھرتے ہوئے رجحانات ایسے ہیں جو کہ پریشانی کا باعث ہیں۔ ایشیا کی قیمتوں کے دباؤ میں کمی آئی ہے تاہم پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں (امریکہ اور یورپی یونین) میں اس کی نمو کم ہوئی ہے جس سے ملکی برآمدات کو نقصان پہنچا ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ اسی طرح سے بدستور موجود مالی بحران کی وجہ سے پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی آمد میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے باکس 6.1)۔ مزید برآں وہ ممالک جہاں سے بھاری

شکل نمبر 6.3: زرمبادلہ کی آمد کے ماہانہ رجحانات (سہ ماہی حرکت پذیر اوسط)



مقدار میں ترسیلاتِ زر آ رہی تھیں وہاں ملازمتوں میں کٹوتی کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات میں کمی کا خطرہ ہے جو کہ اس سے قبل بہت مضبوط رہی ہے۔

بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کے علاوہ ان کے مابانہ رجحانات کی اجزائے ترکیبی میں بھی تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ بیرونی سرمایہ کی آمد میں کمی کے ساتھ پاکستان کا جاری حسابات کے خسارے میں ماکاری کے لیے قرضوں پر انحصار بڑھ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ قرضوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی وجہ سے مجموعی سرمائے کی آمد طویل اور قلیل مدت میں بیرونی کھاتے کی پائیداری کے لیے اچھی پیش گوئی نہیں ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ گزشتہ دو برسوں میں بیرونی قرضوں میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے بیرونی قرضے اور واجبات مالی سال 09ء کے آخر مارچ تک بڑھ کر تقریباً 150.1 ارب ڈالر ہو گئے ہیں۔ جو کہ دو سال قبل مالی سال 07ء کے اختتام پر 140.5 ارب امریکی ڈالر تھے۔

مزید شدید اور طویل عرصے تک جاری رہنے والے عالمی کساد بازاری (دیکھئے باکس 6.2) کی پیش گوئی کی وجہ سے آنے والے مہینوں میں بیرونی رقوم کی آمد میں خاطر خواہ بحالی کے امکانات بدستور کم ہیں۔ اس تناظر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی جامع حکمت عملی مرتب کی جائے جس سے ان بیرونی جھٹکوں کے ناموافق اثرات کو کم کیا جاسکے۔

خاص طور پر معاشی پالیسی کی طرف سے درآمدی طلب میں نمایاں کمی کے بعد بیرونی کھاتوں میں کمزوریوں کی وجوہات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بجلی، افرادی قوت کے جیسے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری نہ صرف برآمدات میں فروغ کے لیے ضروری ہے بلکہ بیرونی سرمایہ کاری کے لیے پُرکشش ہوگی۔ اسی طرح سے گرتی ہوئی برآمدات کو بڑھانے کے لیے ہمیں اپنی برآمدات کو ترقی یافتہ ممالک سے تبدیل کر کے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ساتھ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی انداز میں برآمدی صنعتوں میں بیرونی سرمایہ فراہم کر کے برآمدات کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ امن و امان کی صورتحال بحال ہونے سے غیر ملکی خریدار اور سرمایہ کار دونوں پاکستان کی جانب راغب ہوں گے۔

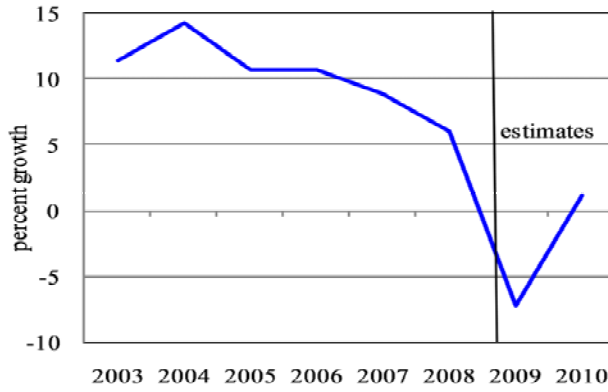
باکس 6.1: ترقی یافتہ ممالک میں کساد بازاری اور ترقی پذیر ممالک اور ابھرتی ہوئی معیشتوں پر اس کے اثرات

عالمی مالی ہیجان اور بڑھتی ہوئی کساد بازاری نے ترقی یافتہ ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہیں ابھرتی ہوئی معیشتیں بھی دو راستوں کے ذریعے اس سے متاثر ہو سکتی ہیں ایک تجارتی راستہ اور دوسرا سرمائے کی آمد کا راستہ۔ اس سے قبل ایشیائی ترقیوں اور طلب میں کمی کی وجہ سے ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات کو نقصان پہنچا اور بعد میں ان معیشتوں میں سرمائے کی آمد میں بھی خاطر خواہ کمی آگئی۔

ترقیوں اور طلب میں کمی کے علاوہ تجارتی ماکاری میں کمی سے زیادہ تر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات پر بہت برے اثرات پڑے۔ تجارتی ماکاری کا حصول دشوار ہو گیا ہے کیونکہ مولو لائنز جیسے تجارتی بیرکاروں نے اپنی پبلش شپس پر مشکل اثاثوں کی اضافی رقوم کے باعث اپنی کاروباری سرگرمیوں میں کمی کر دی ہے۔

اس کے نتیجے میں 2008ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدی نمو میں کافی سست روی آگئی (دیکھئے شکل 6.1.1)۔ ترقی یافتہ ممالک میں کساد بازاری میں مزید شدت کا امکان ہے اس لیے آئی ایم ایف نے اپنی حالیہ عالمی اقتصادی جائزہ رپورٹ میں یہ پیش گوئی کی ہے کہ ترقی پذیر ممالک اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات 2009ء میں 7.0 فیصد سے زائد گر جائے گی۔

شکل نمبر 6.1.1: ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں کی برآمدات



Source: World Economic Outlook Data Base

عالمی مالی بحران کی وجہ سے ان معیشتوں میں نجی سرمائے کی آمد میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ خصوصی طور پر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری استقامت کا مظاہرہ کر رہی ہے جبکہ جزوئی اور دیگر سرمائے کی آمد میں مراجعت کی عکاسی ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 6.1.2)۔ سرحد پار قرض گیری اچانک بند ہونے کی وجہ سے دیگر سرمائے کا اخراج بینکوں سے منتقلی کی عکاسی کرتا ہے اور بیرونی بینکوں نے ابھرتی ہوئی منڈیوں میں موجود ذیلی اداروں کی مالکاری ختم کر دی۔

آئی ایم ایف کی عالمی مالی استحکام کی رپورٹ کے مطابق ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سرمائے کی آمد میں کمی کے رجحان میں 2009ء میں مزید تقویت کا امکان ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ ان معیشتوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی آئے گی جس کی کئی وجوہات ہیں (الف) نجی انکوبینی قرضوں کی طلب کا ختم ہونا، (ب) اداروں کی مالکاری کے لیے قرضوں کی عدم دستیابی اور (ج) ابھرتی ہوئی معیشتوں کی نمو میں سست روی۔ اسی طرح جزوئی اور دیگر سرمایہ کاری میں مزید اخراج آئے گا جس سے پختہ منڈیوں پر دباؤ پڑے گا۔

عالمی رجحان کے لحاظ سے ترقی پذیر ممالک میں پاکستان بھی ان دو راستوں کے ذریعے کساد بازاری کے زیر اثر ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی برآمدات میں کمی بڑا کردار اہم برآمدی منڈیوں میں جاری کساد بازاری کا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح عالمی مالی بحران سے پاکستان میں نجی سرمائے کی آمد میں شدید کمی واقع ہوئی ہے۔ ملک میں سرمائے کی آمد کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جزوئی اور دیگر سرمایہ کاری بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ تاہم دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے

مقابلے میں پاکستان میں دیگر سرمایہ کاری کی آمد کی ہیئت ترکیبی مختلف ہے۔ دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سرمائے کا اخراج بیرونی بینکوں سے اچانک قرض گیری بند ہوجانے کی وجہ سے ہوئی جبکہ پاکستان کے بینکوں کا بیرونی بینکوں سے قرض گیری کا رجحان محدود ہے۔ پاکستان میں دیگر سرمایہ کاری کی آمد میں کمی کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری اور نجی شعبے کے قرضوں کی کم آمد ہے۔

حوالہ

آئی ایم ایف کی عالمی مالی استحکام رپورٹ، اپریل 2009ء

بکس 6.2: عالمی کساد بازاری 2009ء میں مزید شدت اختیار کر سکتی ہے

عظیم کساد بازاری دور کے بعد سب سے شدید عالمی مالی بحران اور مالی منڈیوں پر کم بھروسے کی وجہ سے عالمی معیشت میں کساد بازاری میں شدت آگئی ہے۔ امریکی معیشت مالی دباؤ کا شکار ہے اور مکاناتی شعبے میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ مغربی یورپ اور جدید ایشیا عالمی تجارت میں کمی کا شکار ہیں۔ دوسری طرف ابھرتی ہوئی معیشتیں تجارتی اور مالی بحران دونوں کے ہی ذریعے بری طرح متاثر ہیں۔

خراب اثاثوں پر نقصانات کی غیر یقینی صورتحال اور مالی منڈیوں پر کم بھروسے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دفعہ کا مالی دباؤ گزشتہ حالات کے مقابلے میں زیادہ دیر تک چلے گا۔ مثلاً آئی ایم ایف نے اپنی عالمی مالی استحکام رپورٹ (اپریل 2009ء) میں 2007-10ء کے دوران تمام مالی اداروں کے امریکی اثاثوں میں نقصانات کے تخمینے میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور اسے جنوری 2009ء کی سطح 22 کھرب ڈالر سے بڑھا کر اپریل 2009ء میں 27 کھرب ڈالر کر دیا ہے۔

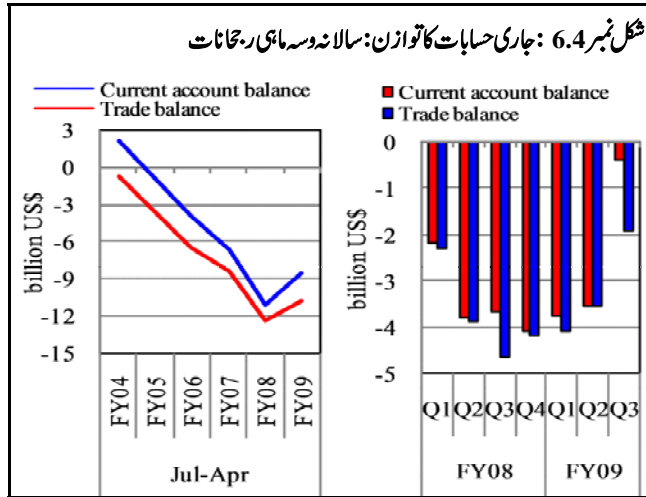
اس کے نتیجے میں آئی ایم ایف نے اپنے عالمی اقتصادی جائزے (اپریل 2009ء) میں عالمی معیشت کے لیے اپنی ابتدائی پیچیدگی (جنوری 2009ء) میں نظر ثانی کر کے پست ہی رکھی ہے۔ جدید معیشتیں سکونے کی وجہ سے عالمی معیشت 2009ء میں 1.3 فیصد سکونے جائے گی۔ اسی طرح ابھرتی ہوئی معیشتوں میں 2008ء میں 6.1 فیصد کے مقابلے میں 2009ء میں تیزی کے ساتھ 1.6 فیصد پست رہنے کی پیچیدگی کی گئی ہے۔

اس موضوع پر ملنے والے مواد سے معلوم ہوتا ہے کہ کساد بازاری میں پائی جانے والی شدت اور اس کا دورانیہ ابھی جاری رہے گا۔ کساد بازاری پر مشاہداتی کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی بحرانوں سے جڑی یہ کساد بازاری غیر معمولی طور پر شدید ہے اور اس کی بحالی بہت سست روی کے ساتھ ہوگی۔ مثال کے طور پر کلاسٹرز، اسٹائن، ایم ایان کوزے اور میکرو میٹرز (2008ء) نے 1960ء تا 2007ء کی مدت میں اداسی سی ڈی کے 21 ممالک میں 122 کساد بازار یوں میں کساد بازار یوں، قرضوں کی قلت اور اثاثہ جاتی نرخ میں کمی کے اہم معاشی و مالی متغیرات کے رویے کا جامع انداز میں جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق قرضوں کی قلت اور ممالکوں کے نرخ میں کمی سے متصل کساد بازار یاں دیگر کساد بازار یوں کی نسبت شدید اور لمبے عرصے تک چلیں گی۔ خاص طور پر مالی قلت کے بغیر کساد بازار یوں کی نسبت پیداوار کے نقصانات دو سے تین گنا زیادہ ہیں۔

حوالہ جات

- 1۔ کلاسٹرز، اسٹائن، ایم ایان کوزے اور میکرو میٹرز (2008ء) "What Happens During Recessions, Crunches, and Busts?" آئی ایم ایف ورکنگ پیپر 08/274۔
- 2۔ آئی ایم ایف عالمی اقتصادی جائزہ (اپریل 2009ء)

6.2 جاری حسابات کا توازن



م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی کمی اس سہ ماہی میں بھی جاری رہے گی (دیکھئے شکل 6.4)۔ اس لیے م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ چودہ سہ ماہیوں میں سب سے پست سطح پر ہے۔ خاص طور پر م س 09ء جولائی تا اپریل کے لیے جاری حسابات کے خسارے میں 23.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جب جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نسبت 68.6 فیصد بڑھ گیا تھا۔

گزشتہ سال کے رجحان کی طرح رواں مالی سال جولائی تا اپریل میں جاری حسابات کے خسارے میں کمی کی بنیادی وجہ تجارتی خسارے میں ہونے والی کمی ہے (دیکھئے شکل 6.4)۔ تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں تقریباً 58 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ باقی

ماندہ کمی نا دیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجہ سے ہوئی۔ درآمدات میں کمی کی وجہ سے تجارتی خسارے میں کمی آئی ہے جبکہ نا دیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجوہات میں ترسیلات زر میں زیادہ اضافہ اور نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی ہیں۔

درآمدی قیمتوں میں کمی اور طلب کے دباؤ میں کمی کے ساتھ ترسیلات زر کی آمد اور نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی مزید وصولیابی کی توقع سے م س 09ء کے باقی مہینوں میں بھی جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے کا امکان ہے۔ تاہم شدید عالمی کساد بازاری کی وجہ سے درآمدی نمو میں مزید کمی آنے والے مہینوں میں جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی بہتری میں کچھ حد تک مزاحمت کر سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی حالیہ پیش گوئی کے مطابق م س 09ء میں جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسب میں 5 سے 5.5 فیصد تک کمی ہوگی جو گذشتہ م س میں 8.4 فیصد تھا۔

6.2.1 تجارتی کھاتہ¹

مالی سال 08ء جولائی تا اپریل کے عرصے میں تجارتی خسارہ 48.2 فیصد بڑھ گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 09ء کے اسی عرصے میں یہ گھٹ کر 12.3 فیصد رہ گیا ہے۔ درآمدات میں کمی کے ساتھ تجارتی خسارے میں ہونے والی تمام کمی درآمدات میں کمی کی وجہ سے ہے۔

گذشتہ مالی سال جولائی تا اپریل کے دوران درآمدی نمو 16.9 فیصد رہی تھی جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے کے دوران یہ تیزی سے کم ہو کر 2.6 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ درآمدی نمو میں ہونے والی کمی کا بنیادی سبب بڑی درآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے طلب کا گھٹنا اور درآمدی قیمتوں میں کمی ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں بجلی کی کمی اور امن و امان کی خراب صورتحال برآمدات کی ناقص کارکردگی کے اہم عناصر ہیں۔

دوسری طرف مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران درآمدی بل میں 6.8 فیصد کمی واقع ہوئی جو سخت زری پالیسی اور شرح مبادلہ میں تخفیف کی وجہ سے درآمدی قیمتوں میں گراؤ اور ملکی طلب کے دباؤ میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔

6.2.2 خدمات (خالص)

م س 09ء جولائی تا اپریل کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ 41.3 فیصد کم ہو گیا جس میں گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 42 فیصد کمی تو سبب ہوئی تھی۔ اس کمی کا 90 فیصد درآمدی خدمات میں کمی کی وجہ سے جبکہ باقی 10 فیصد کمی برآمدی خدمات میں اضافے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی زیادہ وصولیابی اور پاکستان کی فضائی کمپنیوں کی بیرونی آمدنی (دیکھئے جدول 6.2) برآمدی خدمات میں نمو کی عکاسی کرتے ہیں۔

دوسری جانب درآمدی خدمات میں کمی کی بنیادی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کی منتقلی کی پست سطح ہے۔ جیسا کہ گذشتہ رپورٹوں میں بتایا

¹ یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈیٹا پر مبنی ہے جو کہ وفاقی محکمہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں، کیونکہ محکمہ شماریات اپنے اندراجات میں درآمدات میں بار برداری اور نیٹے کی لاگت، کوریج میں موجود فرق، بروقت اور نقل از وقت بحال چیسے امور کو مد نظر رکھتا ہے۔

گیا ہے کہ مبادلہ کمپنیوں سے بیرون ملک اخراج میں خاصی کی واقع ہوئی ہے جس کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط میں تبدیلی ہے جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں کے قانونی لین دین کو گزشتہ مہینوں کے دوران آنے والی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا ہے۔²

جدول 6.2: خدمات کی تجارت کی تفصیلات (جولائی تا اپریل) ملین ڈالر		
خدمات کی برآمدات میں اضافے کے اہم ذرائع		
میں 09*	میں 08	
1,002.0	858.0	نقل و حمل
386.0	354.0	دیگر کاروباری خدمات
927.0	864.0	حکومتی خدمات
465.0	282.0	جس میں لاجسٹک سپورٹ
2,914.0	2,672.0	کل
خدمات کی درآمدات میں کمی کے اہم ذرائع		
میں 09*	میں 08	
907.0	1,340.0	سفر
		جس میں: ادائیگی بذریعہ
632.0	1,074.0	مبادلہ کمپنیاں
1,367.0	2,975.0	دیگر کاروباری خدمات
		جس میں: ادائیگی بذریعہ
506.0	2,220.0	مبادلہ کمپنیاں
6137.0	8,165.0	کل
* عبوری		

6.2.3 آمدنی (خالص)

جولائی تا اپریل میں 09ء کے دوران آمدنی کھاتے کے خسارے میں 16.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 6.6 فیصد بڑھا تھا (دیکھئے جدول 6.3)۔ اس ابتری میں بڑا حصہ (71.1 فیصد) زرمبادلہ کی آمدنی میں کمی ہے۔ اس کے علاوہ (33.9 فیصد) اس میں خام تیل اور معدنیات کی خریداری میں بلند ادائیگیوں کا بھی کردار ہے۔ زرمبادلہ کی آمدنی میں کمی کی بنیادی وجہ زرمبادلہ کے ذخائر کی پست سطح ہے جبکہ خام تیل اور معدنیات بھاری خریداری کی عکاسی کرتی ہے۔³

جولائی تا اپریل میں 09ء کے دوران غیر ملکی

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن ملین ڈالر				
میں 09*		میں 08		
نمبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	نمبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	
-4931.0	-10794.1	-8995.0	-12313.0	1۔ تجارتی توازن
8825.0	15980.5	10168.0	16402.0	برآمدات
13756.0	26774.6	19163.0	28715.0	درآمدات
-1497.0	-3223.0	-3383.0	-5493.0	2۔ خدمات (خالص)
-966.0	-1953.0	-1351.0	-2056.0	نقل و حمل
-183.0	-721.0	-743.0	-1113.0	سفر

² تفصیلات کے لیے دیکھئے ایف ای سرکرنر نمبر 04 بتاریخ 09 مئی 2008ء۔

³ واقعاتی شاہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ خام تیل کی قیمتوں میں کمی کے باوجود خام تیل اور معدنیات کی خریداری کی ادائیگی میں اضافہ ہوا ہے جس سے (الف) مجموعی خریداری میں گیس کا حصہ زیادہ ہونے اور (ب) تیل اور گیس کی زائد مقدار نکالے جانے کی عکاسی ہوتی ہے۔

1.0	-5.0	-11.0	12.0	مواصلاتی خدمات
-29.0	-34.0	-11.0	-13.0	تعمیراتی خدمات
-47.0	-63.0	-37.0	-90.0	بیرہ خدمات
-59.0	-93.0	-92.0	-110.0	مالی خدمات
22.0	52.0	14.0	8.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-53.0	-70.0	-25.0	-63.0	رائٹنگ اور انسٹیشن فیس
-392.0	-981.0	-1660.0	-2621.0	دیگر تجارتی خدمات
2.0	2.0	2.0	2.0	ذاتی، ثقافتی و تفریحی خدمات
207.0	643.0	531.0	551.0	حکومتی خدمات
100.0	465.0	282.0	282.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
-2157.0	-3612.0	-1863.0	-3090.0	3۔ آمدنی (خالص)
-2165.0	-3624.0	-1869.0	-3097.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-1573.0	-2697.0	-1522.0	-2587.0	براہ راست سرمایہ کاری
-278.0	-501.0	-284.0	-546.0	جس میں: نفع اور منافع منقسمہ
-846.0	-1403.0	-740.0	-1226.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-208.0	-362.0	-116.0	-204.0	جزدانی سرمایہ کاری
-106.0	-155.0	-149.0	-189.0	جس میں: منافع منقسمہ
-377.0	-525.0	-390.0	-532.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارٹرز اور سود
-45.0	-93.0	-114.0	-169.0	نئی بیرونی قرض پر سود
46	65	279	402	دیگر (خالص)
6041.0	9082.0	6011.0	9723.0	4۔ جاری منتقلی (خالص)
5990.0	8936.0	5603.0	9296.0	نئی منتقلی
4011.0	6356.0	3238.0	5317.0	کارکنوں کی ترسیلات
85.0	-230.0	148.0	351.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
1894.0	2810.0	2217.0	3628.0	دیگر
72.0	247.0	1296.0	2040.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
51.0	146.0	408.0	427.0	سرکاری منتقلی
-2544.0	-8547.1	-8230.0	-11173.0	جاری حسابات کا توازن
-636.0	-1068.4	-2057.5	-1396.6	ماہانہ اوسط
				* عبوری

سرمایہ کاری پر منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے مقابلے میں کم رہا (دیکھئے جدول 6.4)۔ یہ کمی مالی کاروبار اور مواصلات میں کم منافع کی عکاسی کرتی ہے۔ اول الذکر میں کم منافع کی وجہ معیشت میں سست روی کی وجہ سے بینکوں کے نفع یابی میں کمی اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہے تاہم مؤخر الذکر کی پٹی سی ایل کورضاً کارانہ علیحدگی اسکیم (وی ایس ایس) کے کم منافع کے باعث ہوئی۔

جدول 6.4: منافع و منافع منقسمہ کی شعبہ وار بیرون ملک ترسیل (جولائی تا مارچ) ¹ ملین ڈالر						
م 09ء			م 08ء			
کل	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	براه راست بیرونی سرمایہ کاری	کل	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	براه راست بیرونی سرمایہ کاری	
71.3	12.8	58.5	54.9	7.0	47.9	پٹرولیم کی صفائی
63.8	42.9	20.8	60.5	34.0	26.5	تیل و گیس کی تلاش
141.0	7.4	133.7	126.5	15.7	110.8	بجلی
60.1	3.6	56.5	17.8	7.1	10.7	تجارت
44.7	5.2	39.5	88.1	9.2	78.9	مواصلات
43.5	16.5	27.1	56.4	17.1	39.3	مالی کاروبار
140.7	24.8	115.8	183.1	42.5	140.6	دیگر
565.1	113.1	452.0	587.2	132.4	454.8	کل
¹ جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔						
² عبوری						

6.2.4 جاری منتقلیاں

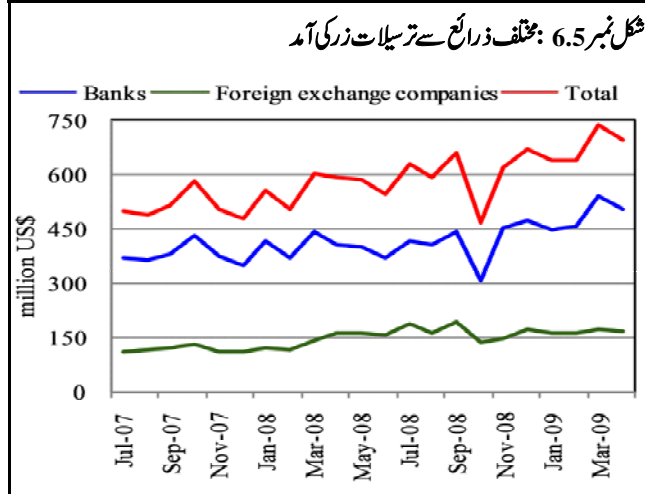
گزشتہ سال کے ابتدائی دس ماہ کے دوران 15.1 فیصد کی نمو کے مقابلے میں م 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران جاری منتقلیاں 6.6 فیصد کم ہو گئیں۔ جبکہ سال بسال کارکنوں کی ترسیلات میں 19.5 فیصد اضافہ ہوا اس لیے جاری منتقلیوں میں کمی کی بنیادی وجہ دیگر نجی منتقلیوں کی کمی اور اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے سے رقوم کا اخراج ہے۔ مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی کم آمد کی وجہ سے دیگر نجی منتقلیوں کی سطح پست رہی ہے۔⁴

کارکنوں کی ترسیلات

کارکنوں کی ترسیلات میں مسلسل اضافے کا یہ پانچواں سال ہے۔ مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران ترسیلات زیر میں سال بسال 19.5 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 19.5 فیصد نمو پر اضافہ ہے۔ تاہم رواں سال ترسیلات کے ذرائع اور اجزائے ترکیبی گزشتہ سال کے مقابلے میں کچھ مختلف تھے۔ مثال کے طور پر جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران زیادہ تر ترسیلات بینکوں کی جانب منتقل کی گئیں جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران مبادلہ کمپنیوں کی طرف بلند رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ اسی لحاظ سے رواں مالی سال کے ابتدائی دس ماہ کے دوران ترسیلات میں نمو کا بڑا حصہ (88.8 فیصد) خلیج ممالک کا ہے جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران تمام خطوں کی جانب سے ترسیلات میں اضافہ ہوا تھا۔

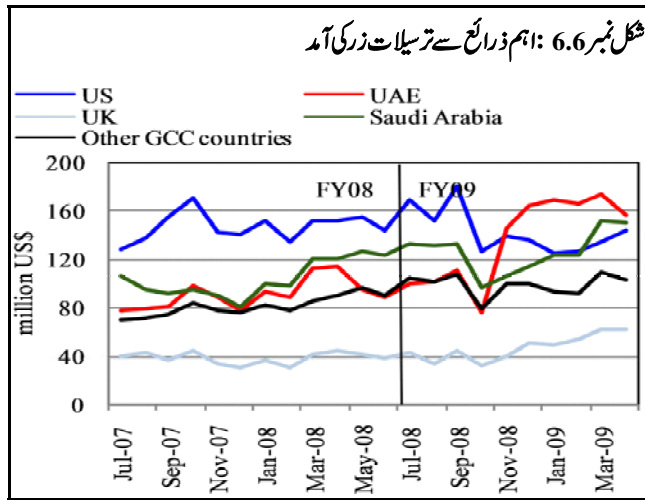
یہ تبدیلی مابانہ رجحانات میں زیادہ واضح ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مالی سال 09ء اکتوبر کے بعد سے مبادلہ کمپنیوں کے مقابلے میں بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.5)۔ جیسا کہ پچھلی رپورٹوں⁵ میں بتایا گیا ہے اس کی وجہ رقوم کی غیر دستاویزی

⁴ چونکہ ایسی رقوم کی آمد کو مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی کی کوئٹہ اندراج میں شامل کیا جاتا ہے (خدمات کھاتے میں درج) اس لیے ان کا جاری حسابات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
⁵ تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے 09-2008ء۔



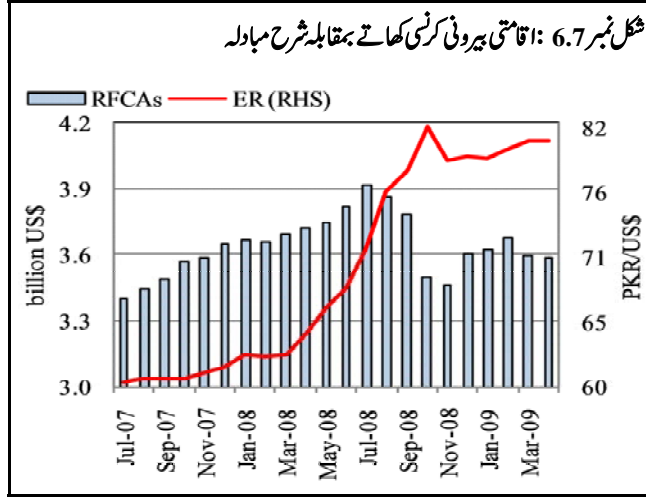
منتقلی کے خلاف کیا گیا اقدام ہو سکتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس اقدام سے کچھ فنڈز بینکاری نظام کے ذریعے منتقل کیے گئے ہیں جو کہ اس سے قبل غیر دستاویزی ذرائع سے بھیجے جا رہے تھے۔

اسی طرح مالی سال 09ء اکتوبر کے بعد سے ملکوں کے لحاظ سے ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیجی ممالک (خاص طور پر متحدہ عرب امارات) سے بھیجی جانے والی رقوم میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جبکہ امریکہ سے آنے والی رقم میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔ متحدہ عرب امارات سے آنے والی ترسیلات میں اضافے کی وجہ رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کی بجائے دستاویزات کے ساتھ منتقلی کا اقدام ہے اور معاشی سست روی کی وجہ سے لوگوں نے اپنا سرمایہ پاکستان منتقل کیا ہے۔ امریکہ سے ترسیلات میں کمی کا ایک سبب معاشی کساد بازاری اور ملازمتوں سے نکالا جانا ہو سکتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کچھ تارکین وطن نے دیگر مبادلہ کمپنیوں کے خلاف مزید کریک ڈاؤن کے خدشے کے پیش نظر فنڈز کی منتقلی کو عارضی طور پر روک دیا ہو۔



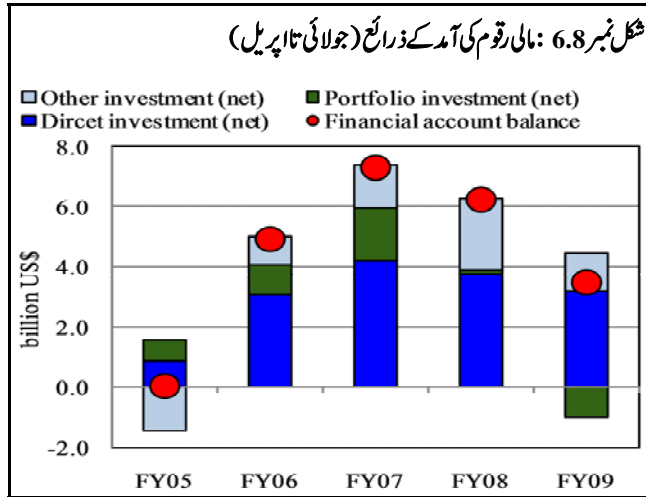
اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے (آر ایف سی ایز)

جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے خالص 230 ملین ڈالر نکالے گئے جبکہ ان کھاتوں میں گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 351 ملین ڈالر آئے تھے۔ ماہانہ رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی کا بڑا حصہ مالی سال 09ء اکتوبر میں اس وقت ہوا جب شرح مبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور لوگوں نے بیرونی کرنسی کھاتے منجمد ہونے کی افواہوں کے پیش نظر اپنی رقوم نکالوالیں۔ تاہم آئندہ مہینوں میں شرح مبادلہ میں استحکام آنے سے ان میں کچھ رقوم واپس آ گئیں (دیکھئے شکل 6.7)۔



6.3 مالی کھاتے

مالی سال 06ء اور 07ء میں مالی کھاتے میں تیزی سے اضافے کے بعد مالی سال 08ء سے اس میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.8)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں مالی کھاتے میں فاضل رقم میں 44.1 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال اس میں 14.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس بگاڑ کی وجہ عالمی مالی بحران کے باعث بیرونی سرمایہ کاروں کی غیر آمدگی اور دیگر وجوہات میں امن و امان کی خراب صورتحال، کمزور ملکی نمو، معاشی عدم توازن اور اسٹاک مارکیٹ کی خراب کارکردگی شامل ہیں۔



اقتصادی استحکام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون سے غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہوئی ہے۔ مثلاً شرح مبادلہ میں استحکام سے ایک طرف ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آئی جبکہ دیگر ذرائع سے قرضوں کا حصول ممکن ہو گیا۔ تاہم اس حمایت کے باوجود عالمی مالی بحران کی شدت کی وجہ سے سرمایہ کاری رقوم کی آمد مسلسل گر رہی ہے۔

مالی بحران کی وجہ سے سرمایہ کاری رقوم پر دباؤ بدستور رہنے کا امکان ہے جبکہ فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان (FODP) کانفرنس میں 5.28 ملین ڈالر کے وعدوں کے بعد قرضوں کے حصول میں مزید استحکام آ سکتا ہے۔

6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

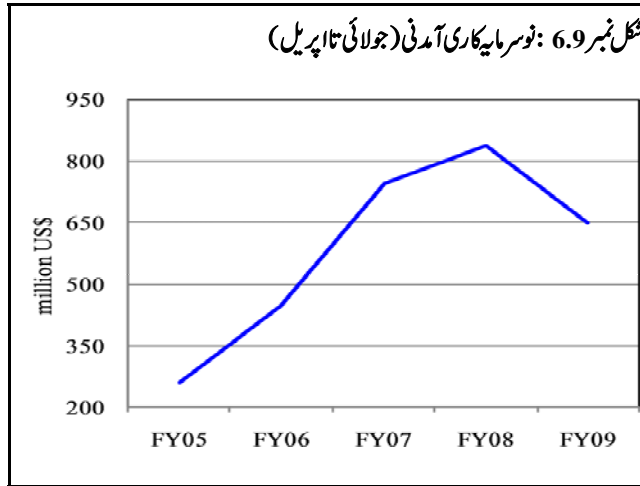
گزشتہ سال کی طرح رواں سال کے دوران بھی خالص بیرونی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ خاص طور پر مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران بیرونی سرمایہ کاری میں 42.7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں 35 فیصد کمی آئی تھی۔

جدول 6.5: پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا اپریل) ملین امریکی ڈالر			
مؤمو (%)	م09ء	م08ء	
-42.7	2,212.9	3,862.5	بیرونی سرمایہ کاری
-27.9	2,753.9	3818.0	الف۔ نجی سرمایہ کاری
-13.8	3,205.4	3,719.1	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-	0	133.2	جس میں: نجکاری آمدنی
-556.5	-451.5	98.9	جزدانی سرمایہ کاری
-556.5	-451.5	98.9	ایکویٹی تسکات
0.0	0	0	قرضہ تسکات
-1,315.7	-541	44.5	ب۔ سرکاری سرمایہ کاری
-1,315.7	-541	44.5	جس میں: قرضہ تسکات *
* خصوصی دالر بانڈ، یورو بانڈ، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، ٹی بلز اور پی آئی بی کی خالص خرید و فروخت			

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی تمام کمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری سے سرمائے کے خالص اخراج کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 6.5)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے پاکستان کے معاشی اظہار یوں اور بین الاقوامی مالی منڈی کی صورتحال میں بہتری سے بیرونی سرمایہ کاری خاطر خواہ بحال ہو جائے گی۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
رواں مالی سال جولائی سے اپریل کے

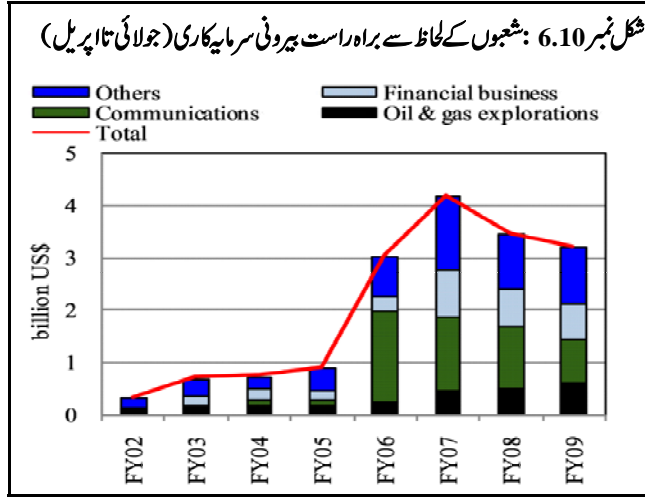
دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 13.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 11 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کمی کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں جیسے ملک میں امن و امان کی خراب صورتحال، نجکاری کے عمل میں تعطل، قلیل نفع یابی کی وجہ سے نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اور عالمی منڈی میں سیالیت کے مسائل۔



براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 36.6 فیصد کمی نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی کی وجہ سے ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں نو سرمایہ کاری آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوا تھا اور اس میں کمی پہلی بار مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.9)۔ نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی کی وجہ اس میں کم منافع اور زیادہ نقصان ہے۔ مثال کے طور پر بینکوں کے کم منافع اور بجلی کے شعبے میں کم منافع اور نقصان کی وجہ سے مالی کاروبار میں نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی واقع ہوئی۔

دوسری طرف نجکاری کے عمل میں تعطل کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 25.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔

مالی سال 09ء جولائی سے اپریل کے دوران شعبہ جاتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا بڑا سبب مالی کاروبار اور



مواصلات کے شعبے میں آنے والی سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 05ء سے 07ء کے دوران ان دو شعبوں کے ساتھ تیل و گیس کی دریافت میں زیادہ سرمایہ کاری کی گئی۔ چنانچہ ملکی و عالمی ناموافق حالات کی وجہ سے ان شعبوں میں سرمایہ کاری بہت کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.10)۔ باوجود اس کے جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں تیل و گیس کی دریافت میں سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران دیگر اہم شعبے جن میں کم سرمایہ کاری کی گئی ان میں سیمنٹ، ٹرانسپورٹ آلات اور سیاحت شامل ہیں۔ دوسری جانب بجلی، غذائی پیکیجنگ اور پٹرولیم کی صفائی میں سرمایہ کاری میں بلند نمودیکھی گئی۔

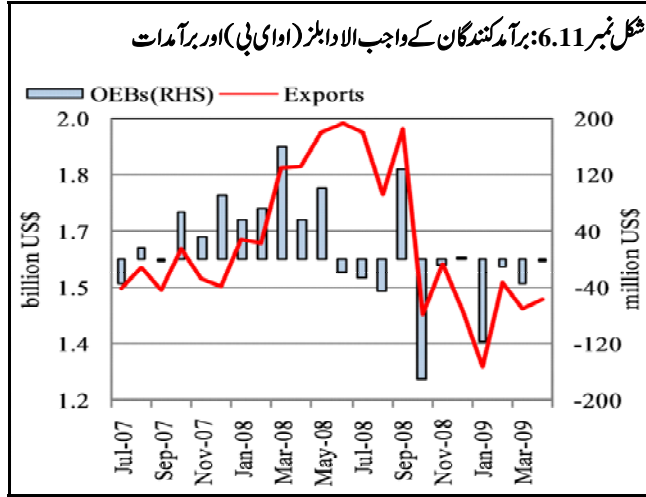
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے کے دوران جزدانی سرمایہ کاری سے ایک ارب ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 142 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اسٹاک مارکیٹ سے سرمایہ نکالنا اور 500 ملین ڈالر یورو بانڈز کی ادائیگی کے باعث سرمایہ نکالے جانے سے جزدانی سرمایہ کاری سے اخراج میں اضافہ ہوا۔

ملکوں کے لحاظ سے جمع کیے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً 70 فیصد رقوم کا اخراج امریکی اسٹاک مارکیٹ سے ہوا جو بدترین مالی بحران سے گزر رہی ہے (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: ملکوں کے لحاظ سے اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری (جولائی تا 15 مئی) ملین امریکی ڈالر			
خالص	رقوم کا اخراج	رقوم کی آمد	
آسٹریلیا	22.9	9.9	-13.0
چلی	9.9	20.9	11.0
ہانگ کانگ	84.3	60.1	-24.2
نکسبرگ	19.4	30.1	10.7
ماریشس	0.0	1.2	1.2
سنگاپور	47.2	9.6	-37.6
سوئٹزرلینڈ	91.0	44.9	-46.1
متحدہ عرب امارت	10.5	24.0	13.5
برطانیہ	169.0	66.9	-102.0
امریکہ	673.3	275.7	-397.5
دیگر	15.2	23.3	8.1
کل	1142.7	566.7	-576.0

6.3.2 واجب الادا برآمدی بلز



جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران مجموعی برآمدی بلز میں 532 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ان میں 432 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ کمزور برآمدی نمو ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ مزید برآں آئی ایم ایف کی امداد کے بعد شرح مبادلہ میں استحکام اور عرصے سے واجب الادا بلز کی مرکزی بینک کی طرف سے سخت نگرانی نے برآمدی بلز کی صورتحال کو بہتر بنایا ہے۔

6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں کرنسی اور امانتوں میں 64 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں ان میں 1375 ملین ڈالر کی کمی ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ بینکوں کے اثاثے کم ہونا ہے۔

یہ بات اہم ہے کہ نئے طریقہ کار⁶ کے تحت بینکوں کے اثاثوں میں ایف ای 25 نوٹرز کے ساتھ تجارتی نوٹرز بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے ایف ای 25 نوٹرز میں اضافہ ہوا، رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں تجارتی نوٹرز میں کمی کی وجہ سے اس اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔

6.3.4 طویل مدتی سرکاری قرضے

گزشتہ مالی سال جولائی تا اپریل 664 ملین ڈالر کے طویل مدتی قرضے وصول کیے گئے جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے میں قرضوں کی بڑی قسطیں ادا کرنے کے باوجود ان قرضوں کی خالص آمد بڑھ کر 718 ملین ڈالر ہو گئی۔ ان قرضوں کی آمد میں بڑا حصہ عالمی بینک کی جانب سے 485 ملین ڈالر اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے 693 ملین ڈالر کا ہے۔ دوسری طرف عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کو قرضوں کی نسبتاً بڑی قسطیں ادا کی گئیں۔

6.3.5 مختصر مدتی سرکاری قرضے

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں مختصر مدتی قرضوں میں 45 ملین ڈالر کی خالص ادائیگی کی گئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں

⁶ نظریاتی شدہ طریقہ کار کے تحت تجارتی نوٹرز کو اسٹیٹ بینک کے اثاثوں کے ذخائر سے نکال کر کرنل بینکوں کے اثاثوں میں شامل کیا گیا ہے۔

559 ملین ڈالر خالص نکلوائے گئے تھے۔ اس عرصے کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک کو 590 ملین ڈالر اور 150 ملین ڈالر کے دیگر کمرشل قرضوں کی ادائیگی کی گئی۔ تاہم رواں مالی سال نومبر تا اپریل عرصے میں اسلامی ترقیاتی بینک سے 292 ملین ڈالر کے مختصر مدت کے خالص قرضے لیے گئے۔

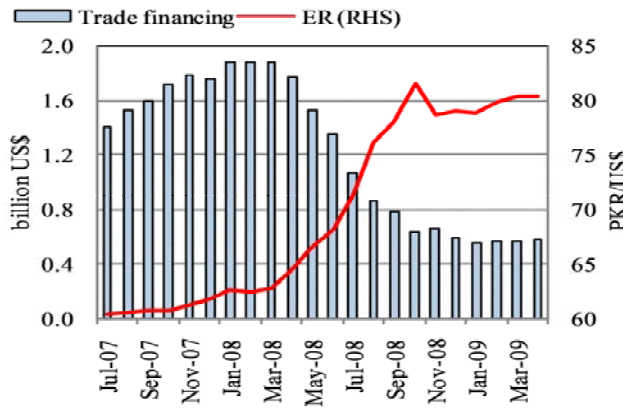
6.3.6 نجی قرضے

نجی قرضوں میں خالص آمد رواں مالی سال جولائی تا اپریل بڑھ کر 529 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 262 ملین ڈالر تھی۔ اس میں 90 فیصد سے زائد خالص آمد رواں مالی سال آخر اکتوبر میں اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد کے بعد کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے جدول 6.7)۔ اس خالص آمد میں بڑا کردار اینگروکیمیکل، وارد ٹیلی کام، موبی لنک اور کے ای ایس سی کا ہے۔

جدول 6.7: مالی کھاتہ ملین ڈالر				
م 09*		م 08		
نومبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	نومبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	
2657.4	3476.4	2434.0	6224.0	مالی کھاتہ (خالص)
14.0	14.0	-32.0	-41.0	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک
1876.0	3206.0	2143.0	3719.0	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں
1571.0	2557.0	1627.0	2882.0	ایکویٹی سرمایہ
0.0	0.0	133.0	133.0	جس میں: نجکاری آمدنی
305.0	649.0	516.0	837.0	نوسرمایہ کاری آمدنی
-821.0	-1002.0	-169.0	142.0	جزدانی سرمایہ کاری
-296.0	-461.0	-244.0	98.0	ایکویٹی تسکات
-525.0	-541.0	75.0	44.0	قرضہ تسکات
1069.0	2218.0	1942.0	3820.0	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1588.0	1258.0	492.0	2404.0	دیگر سرمایہ کاری
-41.0	596.0	130.0	943.0	اثاثے
170.0	286.0	-467.0	-512.0	1۔ واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)
21.0	246.0	54.0	80.0	2۔ واجب الادا برآمدی بل (ذمی ایملی)
-232.0	64.0	543.0	1375.0	3۔ کرنسی اور مانتیں
-333.0	-66.0	505.0	1269.0	جس میں بینک
1629.4	662.4	362.0	1461.0	واجبات
475.4	718.4	216.0	664.0	1۔ بیرونی طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)
378.4	638.4	484.0	929.0	منصوبہ جاتی قرضے
736.0	1301.0	296.0	643.0	غیر منصوبہ جاتی قرضے
639.0	1221.0	564.0	908.0	بالاقساط ادائیگی
491.0	529.0	159.0	262.0	2۔ نجی قرضے
692.0	870.0	362.0	525.0	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے

201.0	341.0	203.0	263.0	فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی
292.0	-45.0	394.0	559.0	3۔ قلیل مدتی سرمایہ (سرکاری)
292.0	55.0	410.0	675.0	جس میں: آئی ڈی پی (خالص)
-16.0	-440.0	2.0	233.0	4۔ کرنسی اور امانتیں
387.0	-100.0	-409.0	-307.0	5۔ دیگر واجبات
* عبوری				

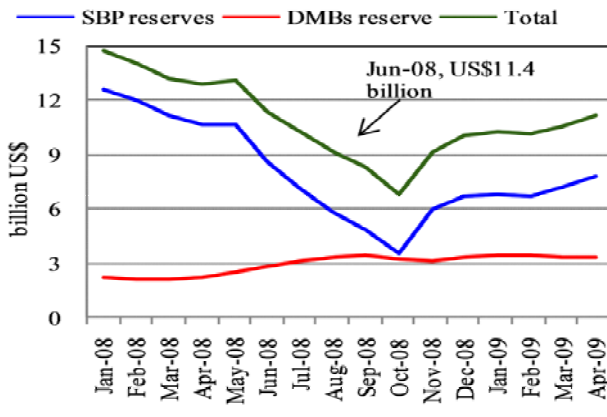
شکل نمبر 6.12: ایف ای۔ 25 قرضے اور شرح مبادلہ



6.3.7 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

رواں مالی سال جولائی تا اپریل میں کرنسی و امانتوں کی مد میں 440 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 233 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ یہ خالص اخراج درآمد اور برآمد کنندگان کی طرف سے ایف ای 25 قرضوں کی واپسی کی وجہ سے ہوا۔ ان قرضوں کی واپسی کا بڑا حصہ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر میں شرح مبادلہ میں تیزی سے تخفیف کے دوران ہوا۔ بہر حال اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد اور شرح مبادلہ میں پائیداری کے ساتھ ایف ای 25 قرضوں میں آئندہ مہینوں (نومبر تا اپریل 09ء) میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 6.12)۔

شکل نمبر 6.13: زیرمبادلہ کے ذخائر



6.4 زیرمبادلہ کے ذخائر

پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں زیرمبادلہ کے ذخائر میں نومبر 08ء کے بعد سے پائیدار بہتری آئی ہے۔ 30 اپریل 2009ء تک پاکستان کے زیرمبادلہ کے ذخائر تقریباً آئندہ سال کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے (دیکھئے شکل 6.13)۔

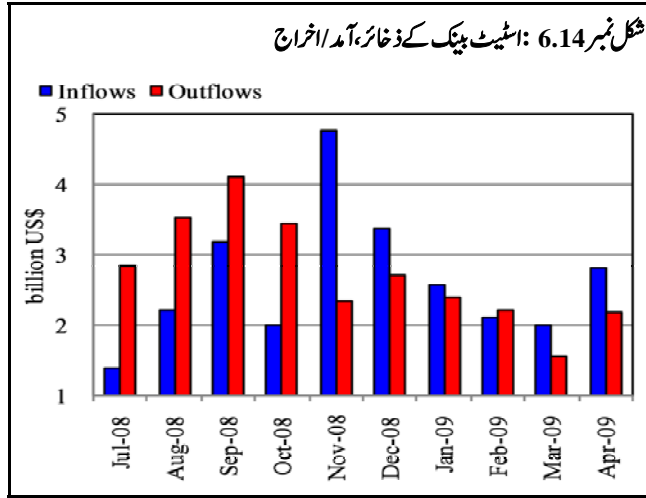
تک پاکستان کے زیرمبادلہ کے ذخائر تقریباً آئندہ سال کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے

جدول 6.8: اسٹیٹ بینک کے ذخائر سے رقوم کی اہم آمد / اخراج ملین امریکی ڈالر		
جولائی تا اپریل		
م 09ء	م 08ء	
26458.7	12157.6	رقوم کی آمد
5984.8	1975.4	قرضے
465.5	281.7	لاجنک سپورٹ
0	643.5	نچکاری آمدنی
1309.1	161.4	متفرق وصولیاں
27296.7	15777.5	رقوم کا اخراج
1822	1015.1	قرض کی ادائیگی
609.4	169.2	یوروبانڈ
866.8	808.9	گندم مراسلہ اعتباری سی پی
741.7	214.3	متفرق ادائیگیاں
ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام		

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں رقوم کی آمد اور اخراج دونوں میں گزشتہ سال جولائی تا اپریل عرصے کے مقابلے میں اس سال مستحکم اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 6.8)۔

رقوم کی بیرونی منتقلی میں بڑا حصہ پیشگی تبدل کی مدت کے باعث اسٹیٹ بینک کا تھاجے تیل کی خریداری اور منڈی کی اعانت کے لیے استعمال کیا گیا۔ مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے میں قرضے سے متعلق اور دیگر متفرق ادائیگیاں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند رہی ہیں۔

مزید برآں رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں رقوم کی بیرونی منتقلی زیادہ رہی جبکہ جولائی تا اپریل وسط مدت میں رقوم کی آمد زیادہ رہی



(دیکھئے شکل 6.14)۔ رقوم کی آمد اور اخراج میں اس بڑے فرق اور اسی عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اکتوبر تک ذخائر میں تیزی کے ساتھ کمی واقع ہوئی اور شرح مبادلہ پر دباؤ رہا۔ اس کے بعد آئندہ مہینوں میں آئی ایم ایف اور دیگر امداد دینے والی ایجنسیوں کی طرف سے سرمائے کی آمد سے اسٹیٹ بینک ذخائر میں اضافہ کرنے کے قابل ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی شرح مبادلہ پر دباؤ کم کرنے اور اسے 788 اور 808 کے درمیان رکھنے میں مدد ملی۔⁷

اگرچہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں رواں مالی سال جولائی تا اپریل کے دوران 0.5 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا لیکن زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر میں اضافے کا بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں بہتری کی وجہ سے ہوا جس میں رواں مالی سال نومبر تا اپریل عرصے میں تقریباً 121.1 فیصد

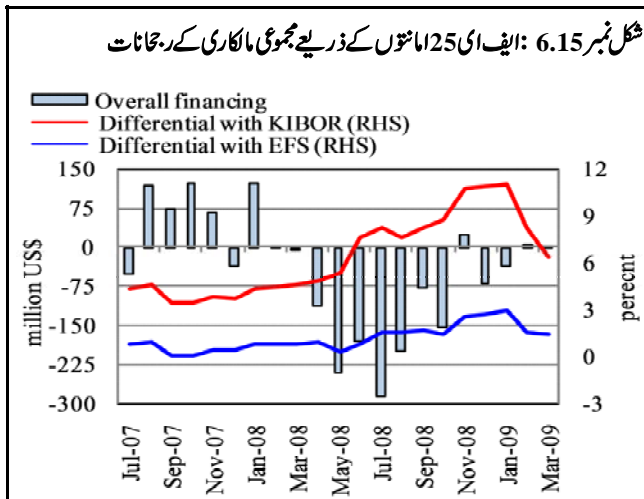
⁷ یکم دسمبر 2008ء اور 30 اپریل 2009ء کے درمیان

جدول 6.9: زرمبادلہ کے ذخائر ملین امریکی ڈالر			
اپریل 09ء	اکتوبر 08ء	جون 08ء	
7,805.2	3,529.7	8,577.0	اسٹیٹ بینک
3,366.7	3,231.9	2,822.0	کمرشل بینک
11,171.9	6,761.6	11,399.0	کل

اضافہ ہوا اور آخر اپریل 2009ء تک یہ 17.8 ارب ڈالر تک جا پہنچے جبکہ گزشتہ سال آخر اکتوبر میں یہ 13.5 ارب ڈالر تھے (دیکھئے جدول 6.9)۔

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں اضافے کا بڑا حصہ امدادی ایجنسیوں کی جانب سے دیے جانے والے طویل مدتی قرضے اور نقل و حمل کی سہولتوں کے تحت وصولی ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران قرضوں کی واپسی اور یورو بانڈ کی ادائیگی میں سال بسال نمونہ 79.5 فیصد رہنے کی وجہ سے مرکزی بینک کے ذخائر پر دباؤ رہا (دیکھئے جدول 6.8)۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 10.5 ارب ڈالر اضافے کا بڑا حصہ تاجروں کی جانب سے بیرونی قرضوں کی ادائیگی ہے۔ رواں مالی سال جولائی تا

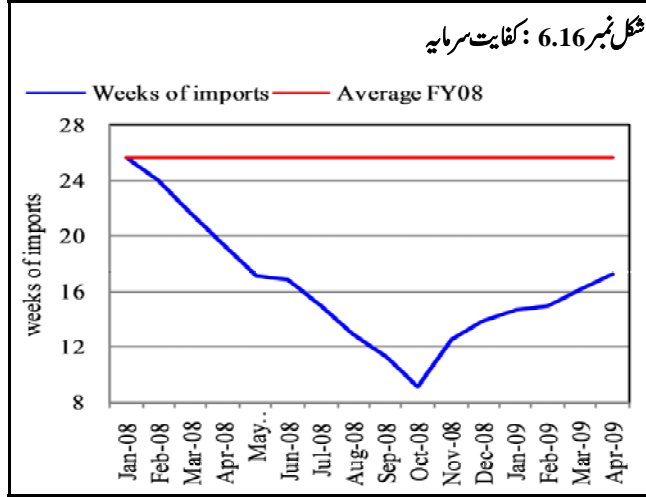


مارچ عرصے میں تجارتی مالکاری کم ہو کر 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جبکہ گزشتہ سال آخر جون میں یہ 1.3 ارب ڈالر ہوئی تھی۔

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بیرونی اور مقامی کرنسی کی اوسط شرح سود (برآمدی مالکاری اسکیم اور کابور دونوں) کے درمیان بڑھے ہوئے تفرق کے باوجود زرمبادلہ کی واپسی کا سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر گرنے کی توقعات تھیں کیونکہ ان قرضوں کی واپسی نومبر 08ء کے بعد شرح مبادلہ میں استحکام آنے کے ساتھ ہی کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.15)۔

کفایت سرمایہ

درآمدات کی کوریج کا تناسب کفایت سرمایہ کو ناپنے کے طریقوں میں سے ایک ہے۔ آخر اپریل 2009ء میں یہ تناسب 17.1 ہفتے کی سطح پر پہنچ گیا جبکہ وہ اکتوبر 2008ء میں کم ہو کر 9.1 ہفتے کی پست سطح پر تھا۔ اگرچہ موجودہ سطح مالی سال 08ء کی اوسط سطح 25.6 ہفتوں سے اب بھی کم ہے تاہم اکتوبر 2008ء کی پوزیشن کے بعد سے اس میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ درآمدات کی کوریج میں بہتری کی دو وجوہات ہیں ایک تو زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور دوسرا رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں درآمدی بل میں ہونے والی کمی (دیکھئے شکل 6.16)۔



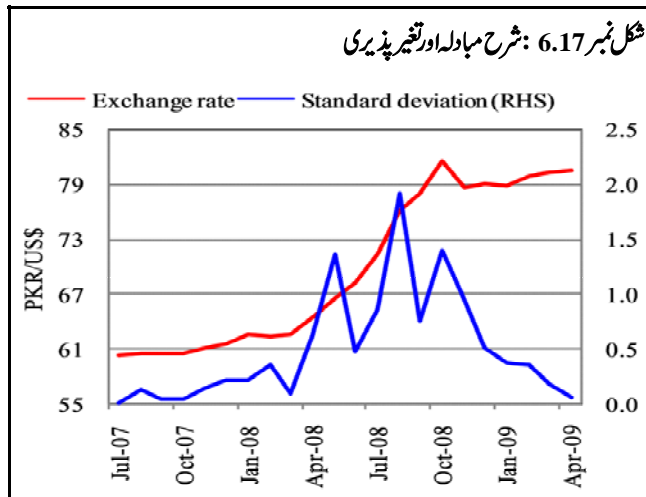
6.5 شرح مبادلہ

رواں مالی سال جولائی تا نومبر روپے کی قدر میں 13.3 فیصد کمی کے بعد دسمبر تا اپریل کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپیہ کسی قدر سنبھل گیا ہے۔ جولائی تا نومبر کے مقابلے میں دسمبر تا اپریل عرصے میں روپے کی تخفیف 2.2 فیصد تک محدود ہو گئی تھی۔

اکتوبر 2008ء کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں استحکام کی کمی بنیادی وجوہات ہیں جیسے (1) مجموعی بیرونی

توازن میں بہتری، (2) سرمائے کی آمد میں تسلسل، (3) سرحد پار ڈالر کی اسمگلنگ میں ملوث اسٹاک کمپنیوں کے خلاف کارروائی اور (4) بازار مبادلہ میں تغیر پذیری کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے بین الینک منڈی میں مداخلت۔ مزید برآں پاکستان کے دوست ممالک کی جانب سے امداد کے وعدوں اور امریکہ کی جانب سے غیر فوجی امداد کے اشاروں کے بعد بازار مبادلہ میں مزید بہتری آگئی۔

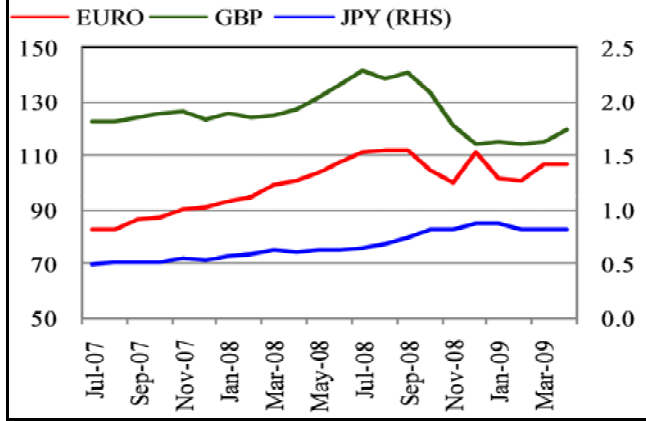
اسی طرح نومبر تا اپریل شرح مبادلہ کی تغیر پذیری (اوسط سے انحراف کی پیمائش) میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ جولائی تا اکتوبر معیاری انحراف 3.87 فیصد رہا جبکہ اکتوبر کے بعد کے عرصے میں یہ 0.74 فیصد تک گر گیا (دیکھئے شکل 6.17)۔



امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی کمزور رہی تاہم یورو اور پاؤنڈ کے مقابلے میں بہتر رہی۔ جاپانی ین کے مقابلے میں روپے میں نمایاں تخفیف ہوئی ہے۔ رواں مالی سال جولائی تا اپریل یورو کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.6 فیصد جبکہ پاؤنڈ کے مقابلے میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا۔ دوسری طرف جاپانی ین کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 22.1 فیصد تخفیف ہوئی (دیکھئے شکل 6.18)۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

شکل نمبر 6.18: شرح مبادلہ۔ پاکستانی روپیہ بمقابلہ دیگر کرنسیاں



رواں مالی سال جولائی تا اپریل نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 6.4 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے مذکورہ عرصے میں اس میں 10.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ چونکہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کرنسیوں کی باسکٹ کی بہ وزن اوسط شرح مبادلہ ہوتی ہے اس لیے اس کی مجموعی قدر تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے۔

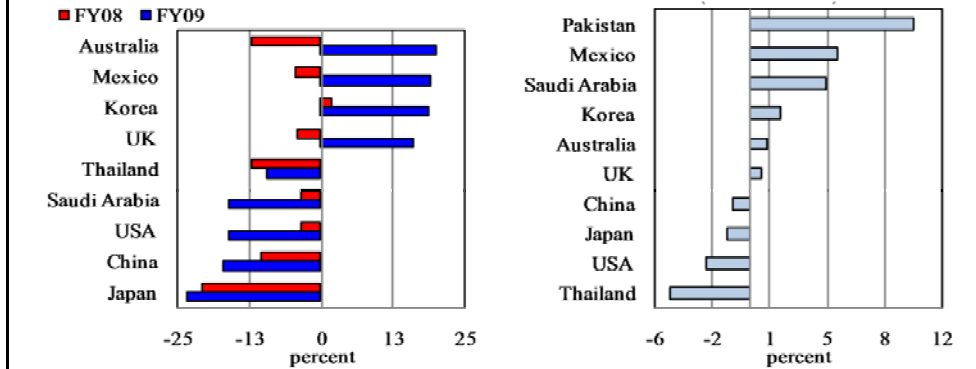
تجارتی شراکت دار ممالک کی باسکٹ میں موجود نصف سے زائد کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تخفیف ہوئی۔ اگرچہ چند تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ ہوا تاہم اہم تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تخفیف سے یہ اثر زائل ہو گیا کیونکہ ان کا تجارتی وزن نسبتاً زیادہ تھا۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں رد و بدل نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اور نسبی اشاریہ قیمت کی مجموعی حرکات کی عکاسی کرتا ہے۔ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملک میں مسلسل بڑھتی ہوئی گرانی کی وجہ سے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں تیزی سے کمی کے باوجود صارف اشاریہ قیمت گرانی اہم تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں اب بھی بلند ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔ اس لیے

شکل نمبر 6.19 الف: منتخب ممالک میں سال بسال

صارف اشاریہ قیمت گرانی (مارچ 09ء)

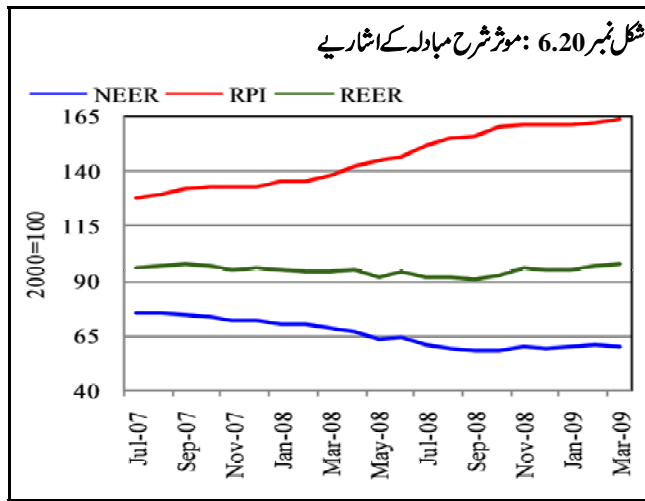
ب: منتخب کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں اضافہ / تخفیف قدر (جون۔ مارچ)



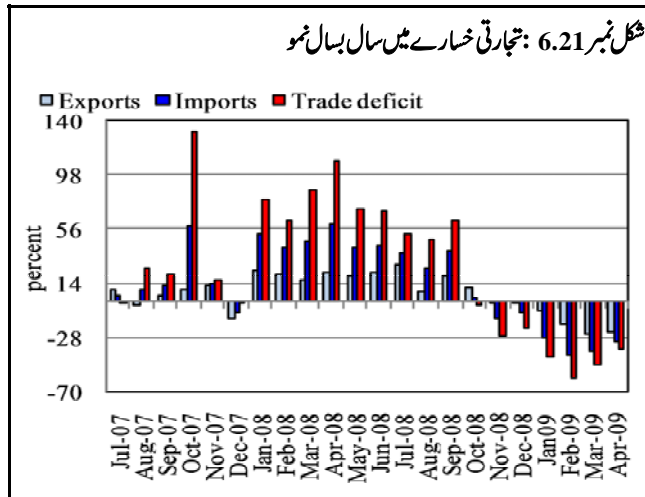
مذکورہ عرصے میں نسبی اشاریہ قیمت میں 11.2 فیصد نمو کی وجہ سے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اختتام جون 08ء کے مقابلے میں مارچ 09ء تک 4.1 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.20)۔

6.6 تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان کا مجموعی تجارتی خسارہ 15.9 فیصد کی خاطر خواہ کی کے بعد 14.1 ارب ڈالر کی سطح پر آ گیا۔



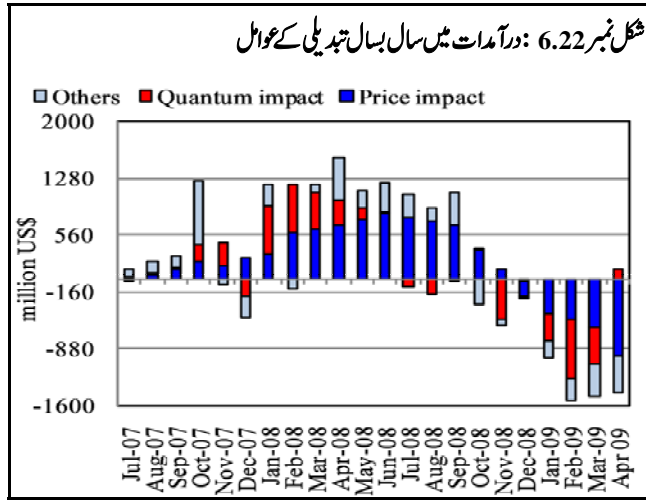
سات برسوں میں دس مہینوں کے دوران تجارتی خسارے میں پہلی بار اتنی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ تجارتی توازن کی بہتری میں درآمدات میں ہونے والی 9.8 فیصد سال بسال کمی کا اہم حصہ ہے جس نے برآمدات میں 3 فیصد کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ اکتوبر 2008ء کے بعد سے ملک کے تجارتی خسارے کی صورتحال مسلسل بہتر ہو رہی ہے؛ تاہم اس میں زیادہ تخفیف گذشتہ چار مہینوں کے دوران درآمدات میں تیزی سے کمی کے سبب ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.21)۔



جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی طلب کو کم کرنے میں سخت مالیاتی وزری پالیسیوں، درآمدات کے اہم زمروں کی بہتر ملکی رسد،⁸ روپے کی قدر میں بھاری تخفیف اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ طلب کی پست سطح کے ساتھ ساتھ دسمبر 2008ء سے درآمدی اکائی کی قدروں میں کمی کا عمل شروع ہو گیا تھا (دیکھئے شکل 6.22)۔ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران

درآمدی اکائی قدروں کے گرنے سے مالی سال 2009ء کے آغاز میں اجناس کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی کے اثرات کی عکاسی ہوتی

⁸ مثلاً خام کپاس اور تیار کھاد



ہے (دیکھئے جدول 6.10)۔ چونکہ رواں مالی سال کے باقی مہینوں کے دوران درآمدی قیمتوں اور مقدار میں کمی کا رجحان جاری رہنے کا امکان ہے، اس لیے توقع ہے کہ سالانہ درآمدی بل خاصاً کم ہو جائے گا۔

نومبر 2008ء کے بعد برآمدات کی نمو پر بیرونی طلب کی پست سطح اور متعدد ملکی مسائل خصوصاً توانائی کے بحران نے خاصے منفی اثرات مرتب کیے (دیکھئے شکل 6.21)۔

جولائی تا مارچ کے دوران چاول اور سیمنٹ

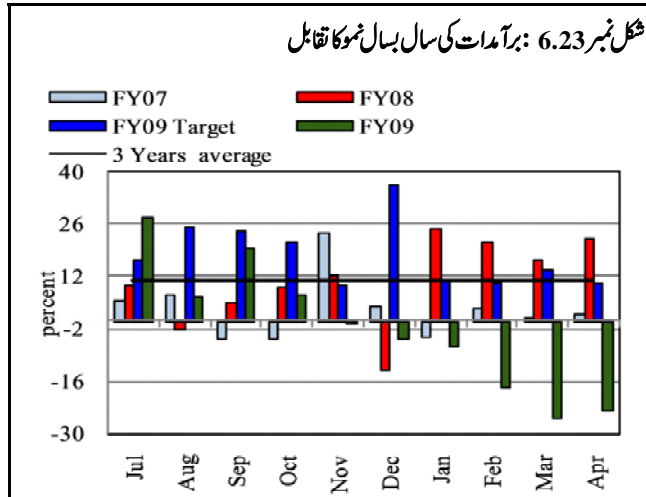
کے سوا برآمدات کے تمام اہم زمروں کی نمو میں کمی آئی ہے۔ امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بھی مذکورہ مسائل برآمدات کی نمو کو متاثر کرتے رہیں گے، جس کے نتیجے میں پورے مالی سال کی برآمدات پست سطح پر رہے گی۔

جدول 6.10: چٹاناس کی بین الاقوامی اوسط قیمتیں							
م 09ء			م 08ء			اکائی	
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
38.8	54.9	113.8	117.2	93.7	85.2	71.3	عربین لائٹ آئل
536.3	453.3	828.4	1088.9	1081.1	861.6	746.4	پام آئل
362.2	663.3	1153.7	1191.6	860.2	522.1	432.5	ڈی اے پی
231.7	228.1	317.7	346.5	411.4	341.9	274.9	گندم

چونکہ برآمدات کے مقابلے میں درآمدات میں زیادہ کمی متوقع ہے، اس لیے امید ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں کے دوران تجارتی خسارے میں کمی کا رجحان جاری رہے گا۔ اس لیے مالی سال 2009ء کا تجارتی خسارہ مالی سال 2008ء سے خاصاً کم ہوگا۔

برآمدات

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں 3 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 8.5 فیصد کمی صحت مند نمو ہوئی تھی۔ ماہانہ کارکردگی کے لحاظ سے برآمدات میں کمی کا آغاز نومبر 2008ء سے ہوا تھا اور اپریل 2009ء میں ریکارڈ کی جانے والی کمی جون 1997ء کے بعد سے پست ترین سطح ہے۔ مزید برآں، اگست تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات مقررہ ہدف سے کم رہی



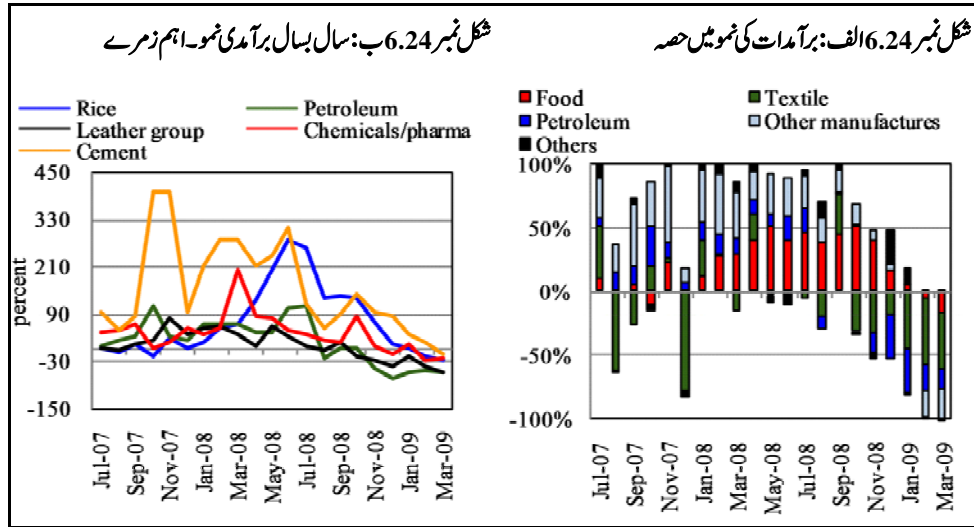
ہیں (دیکھئے شکل 6.23)۔ پاکستان اور علاقائی ممالک کی برآمدات کی نمو کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی ششماہی میں ہماری کارکردگی کم از کم پہلی ششماہی میں چند دیگر حریفوں کے مقابلے میں خاصی بہتر رہی۔ تاہم 2009ء کے آغاز سے اس شعبے کو درپیش بعض رکاوٹوں کی شدت میں اضافے کے سبب پاکستان کی صورتحال میں بھی ابتری آنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے باکس 6.3)۔

اہم زمروں کی برآمدات کی کارکردگی کے

تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات کو توانائی کے بحران، قرضوں کے چکر کے مسئلے، امن وامان کی بگڑتی صورتحال اور چاول کی تجارت میں حکومتی مداخلت سے دھچکا لگا ہے۔ مزید برآں، اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ملک میں سیاسی مسائل کے باعث اشیاء کی برآمدات کو پہنچنے والے نقصان نے اس کی نمو پر خاصے منفی اثرات مرتب کیے۔ مذکورہ ملکی عوامل کے علاوہ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی سے شروع ہونے والی عالمی کساد بازاری کے شدت اختیار کرنے سے بھی ملک کی اہم برآمدات کے لیے بیرونی طلب میں مزید کمی آئی ہے۔

مذکورہ عوامل کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران نہ صرف ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی ابتری کا شکار ہو گئی بلکہ چاول، پیٹرولیم مصنوعات اور چمڑے جیسے مضبوط کارکردگی کے حامل غیر ٹیکسٹائل زمروں کی نمو بھی منفی ہو گئی (دیکھئے شکل 6.24)۔ سب سے زیادہ کمی ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم مصنوعات میں ہوئی ہے، جس نے غذائی گروپ اور دیگر اشیاء سازوں کے بعض زمروں میں ہونے والی نمو کے مثبت اثرات کو زائل کر دیا (دیکھئے شکل 6.24 الف اور جدول 6.11)۔ غذائی گروپ میں ہونے والی نمو میں چاول کے برآمدی نرخوں کے اثرات کا اہم کردار تھا کیونکہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی برآمدی مقدار میں کمی ہوئی ہے۔

اکتوبر 2008ء سے ٹیکسٹائل برآمدات میں مسلسل کمی کا رجحان ہے جبکہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران اس میں 9.3 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کمزوری کا اہم سبب طلب و رسد کو متاثر کرنے والے وہ عوامل ہیں جنہیں مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ عوامل کے علاوہ اس شعبے کو درپیش سالیٹ کے مسائل بھی اس کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ دو ذرائع سے پیدا ہو رہا ہے۔ (1) عالمی کساد بازاری میں گہرائی کے سبب عالمی خریدار یا توناد ہندگی ظاہر کرنے یا پھر ادائیگی کی مدت میں تاخیر کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں (2) غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کی وجہ سے بینکوں نے ٹیکسٹائل کمپنیوں کو قرضوں کے اجرا میں محتاط رویہ اختیار کر لیا ہے۔



جدول 6.11: اہم برآمدات (جولائی تا اپریل)

ملین ڈالر

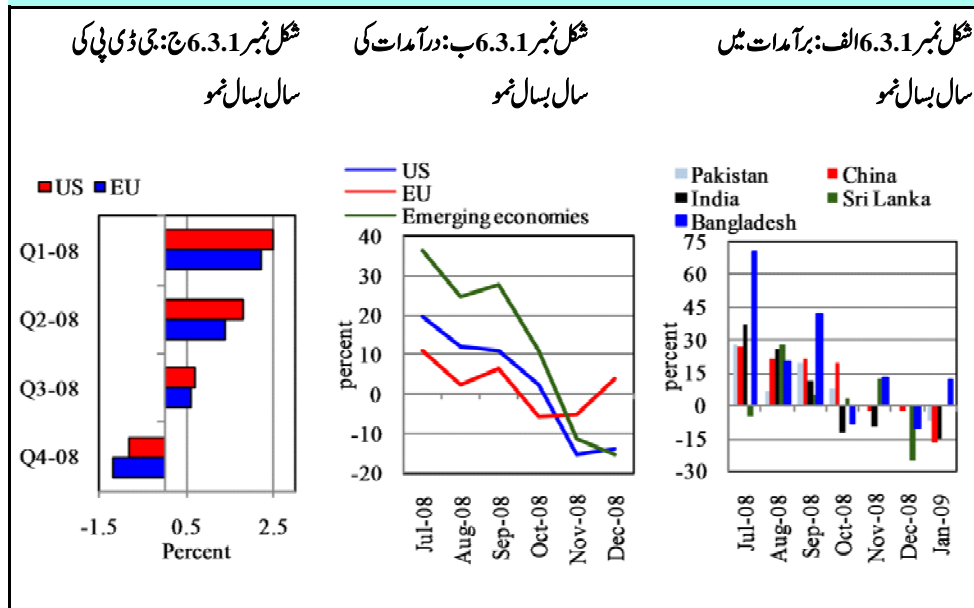
اکائی	میں 08ء		میں 09ء		سال بسال فیصد تبدیلی		
	مالت	اکائی مالت	مالت	اکائی مالت	مقدار	مالت	اکائی مالت
غذائی گروپ	2050.0		2560.3		510.3	24.9	
جس میں							
چاول	1237.0	546.2	1680.3	810.5	443.3	35.8	48.4
ٹیکسٹائل گروپ	8706.4		7898.9		-807.5	-9.3	
جس میں							
سوتی دھاگہ	1082.9	2324.7	909.9	2120.1	-173.1	-7.9	-8.8
سوتی کپڑے	1626.3	1004.8	1638.5	1002.1	12.3	1.0	-0.3
بئے ہوئے کپڑے	1529.1	18.5	1427.1	16.8	-102.6	3.2	-9.6
چادریں	1583.9	5736.2	1390.8	5282.9	-193.1	-4.7	-7.9
تولے	500.7	4074.0	517.0	3674.1	16.3	14.5	-9.8
سلے سلائے ملبوسات	1183.6	37.1	1010.2	41.6	-173.4	-23.8	12.0
سٹیکٹیک ٹیکسٹائل	363.5	0.9	241.2	0.9	-122.3	-30.2	-5.0
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات	436.0	---	408.7	---	-27.3	---	---
دیگر ٹیکسٹائل مواد	226.2	---	191.3	---	-34.9	---	---
پٹرولیم گروپ	974.0		702.4		-271.6	-27.9	
دیگر شیشا سازی گروپ	2,926.2		2938.8		12.6	0.4	
جس میں:							

کمیکز اور ادویات	499.9	---	509.7	---	9.8	---	2.0	---
گڑ	37.5	64.1	85.5	102.0	48.0	43.3	127.9	59.1
سینٹ	308.1	53.8	470.1	58.2	162.0	41.0	52.6	8.2
دیگر اشیا	566.3	---	661.7	---	95.4	---	16.9	---
کل برآمدات	15222.9	---	14762.9	---	-460.7	---	-3.0	---

بکس 6.3: علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستانی برآمدات کی کارکردگی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد نومبر 2008ء سے پاکستانی برآمدات مسلسل ابتری کا شکار ہیں۔ جولائی تا اکتوبر کے دوران برآمدات کی نمو 15.4 فیصد تھی جو کہ نومبر تا مارچ میں گزشتہ 10.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ برآمدات کی خراب صورتحال کی دو اہم وجوہات ہیں (1) بیرونی طلب میں کمی اور (2) ملکی مسائل میں شدت آنا، خصوصاً بجلی کا بحران۔

پاکستانی برآمدات کی کارکردگی کا دیگر علاقائی ممالک سے تقابل ظاہر کرتا ہے کہ برآمدات کے شعبے میں اپنے کچھ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں پاکستان کی پوزیشن بہتر ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کی برآمدات پر عالمی کساد بازاری کے منفی اثرات سال 2008ء کی آخری سہ ماہی میں مرتب ہونا شروع ہوئے۔ نتیجتاً، سال 2008ء کی آخری سہ ماہی سے ترقی یافتہ ممالک کی جی ڈی پی اور درآمدات میں کمی کے باعث زیادہ ترقیاتی معیشتوں کی برآمدات گھٹنا شروع ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.3.1 الف، ب اور پ)۔⁹ ایشیائی ترقیاتی بینک (2009ء) کے ایک جائزے کے مطابق ترقی پذیر ایشیائی ممالک اور جی تھری¹⁰ کی غیر تیل درآمدات میں مضبوط مثبت ارتباط پایا جاتا ہے۔



بیرونی طلب میں کمی کے باعث پاکستان کے مقابلے میں چین اور بھارت کی برآمدات جنوری 2009ء تک بری طرح متاثر ہوئیں¹¹ جبکہ سری لنکا اور بنگلہ دیش کی صورتحال بہتر رہی۔ اس کی عکاسی نومبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران چین کی برآمدات میں 7.5 فیصد اور بھارت کی برآمدات میں 8.8 فیصد کمی سے ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں مذکورہ مدت کے دوران

⁹ نیٹلسٹل کے شعبے میں پاکستانی برآمدات کے ارتکاز کو مد نظر رکھتے ہوئے تجزیے میں ان ممالک کو شامل کیا گیا ہے جو نیٹلسٹل میں پاکستان کے اہم کاروباری حریف ہیں۔

¹⁰ جی تھری میں امریکہ، یورپی یونین اور جاپان شامل ہیں۔

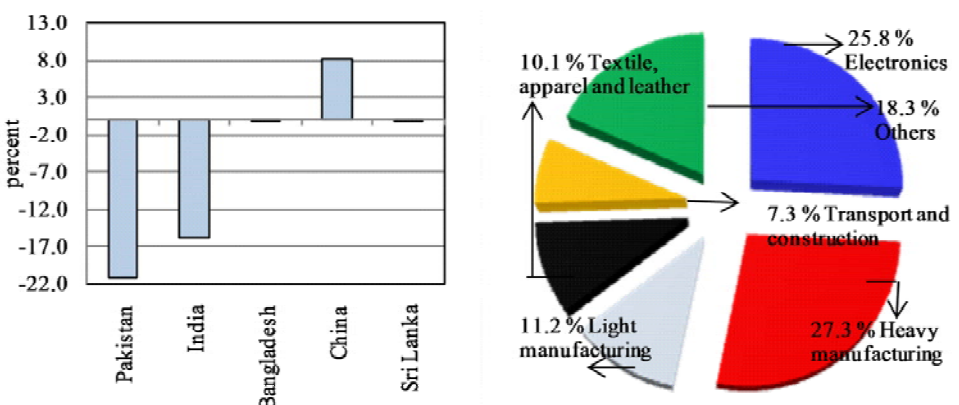
¹¹ بھارت، چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کے جنوری 2009ء تک کے قابل موازنہ اعداد و شمار دستیاب ہیں، جبکہ سری لنکا کا تجزیہ دسمبر 2008ء کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔

پاکستانی برآمدات میں 2.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کی وضاحت برآمدات کے اجزائے ترکیبی کے جائزے سے ہوتی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات میں ہونے والی کمی ذریعہ ایجاد ہے اور پائیدار صارفی اور بھاری مینوفیکچرنگ اشیاء کے زمرے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 6.3.2 الف)۔¹² چین اور بھارت کی برآمدات میں ہونے والی بھاری کمی میں مذکورہ مصنوعات کا اہم حصہ ہے کیونکہ عالمی منڈی میں ان کی مضبوط طلب موجود تھی۔

مذکورہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کی صورتحال قدرے بہتر ہے کیونکہ پاکستان کو جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں ہونے والی نمایاں کمی سے ملک کی برآمدی نمو کو بڑھانے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 6.3.2 ب) تاہم فروری 2009ء سے پاکستانی برآمدات میں تیزی سے کمی کا عمل شروع ہو گیا جس میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل برآمدات کا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی مسائل کی شدت میں اضافے نے عالمی مسابقت کا سامنا کرنے کے لیے ٹیکسٹائل شعبے کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے۔ مزید برآں، سال 2009ء کے آغاز سے ٹیکسٹائل و ملبوسات کی طلب تیزی سے سکڑنا شروع ہو گئی ہے۔ دیگر ملکوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، اس لیے اس مدت کے دوران ان کی تقابلی صورتحال کا تجزیہ نہیں کیا جاسکتا۔

شکل نمبر 6.3.2 الف: 09ء میں ترقی پذیر ایشیائی ممالک کی برآمدات میں متوقع کمی کے اجزائے ترکیبی

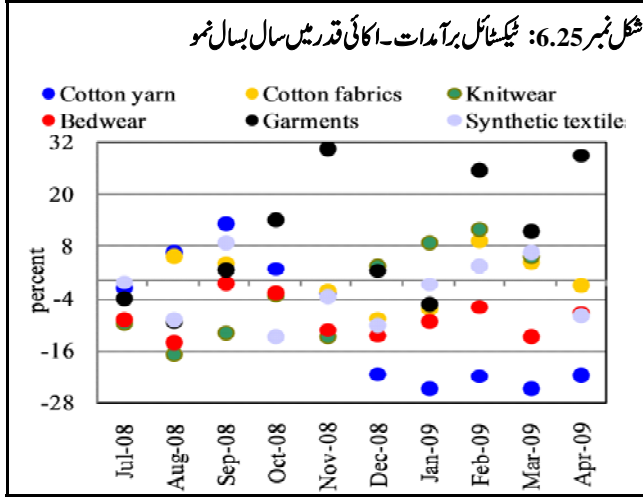
شکل نمبر 6.3.2 ب: جولائی تا فروری م س 09ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسیوں میں اوسط تبدیلی



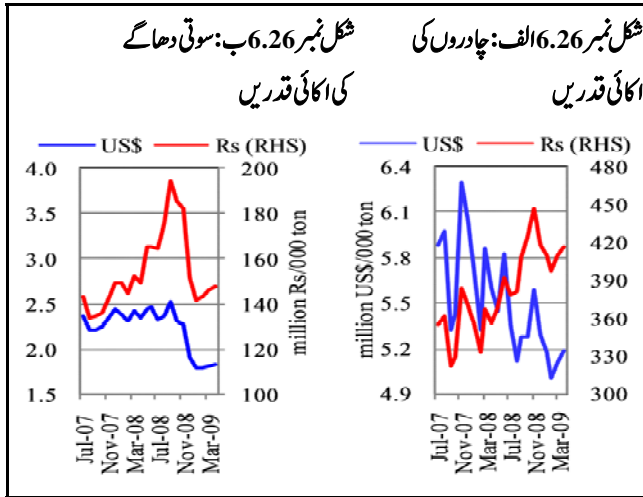
امکان ہے کہ 2009ء میں عالمی کساد بازاری کے باعث برآمدات کی طلب میں کمی کا رجحان جاری رہے گا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی پیش گوئی کے مطابق رواں سال کے دوران اہم صنعتی ممالک کی جی ڈی پی میں 2.6 فیصد کمی ہو سکتی ہے۔ سکڑتی ہوئی بیرونی طلب کے ساتھ ساتھ بے شمار ملکی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے برآمدات کے حوالے سے پاکستان کی پوزیشن خاصی کمزور ہے۔

حالیہ عالمی کساد بازاری ترقی یافتہ ممالک پر زیادہ انحصار کرنے سے منسلک خطرات کی نشاندہی اور اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ ملکی برآمدات کو بڑھانے کے لیے برآمدی منڈیوں کا تنوع بے حد اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس مقصد کو علاقائی ممالک کے ساتھ آزاد اور ترجیحی تجارت کے سمجھوتوں کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ملکی برآمدات کے بیشتر حصے ٹیکسٹائل میں ارتکاز کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اس کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدات کی رسائی کو مذکورہ سمجھوتوں کے ذریعے مزید بڑھایا جائے۔ خطے میں اس کا حصول ایسے ترجیحی تجارتی سمجھوتوں سے ممکن ہے، جن میں توجہ ایشیائی ممالک سے تجارت کو بڑھانے پر مرکوز ہو۔

¹² ماخذ: ایشیائی ترقی کے امکانات 2009ء: ایشیائی نمونہ دوبارہ متوازن کرنا۔



کی کے اجزائے ترکیبی: اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں ہونے والی مذکورہ کمی تقریباً تمام اہم زمروں کی مقدار اور اکائی قدروں میں ہوئی ہے، جبکہ اکائی قدروں میں زیادہ کمی دیکھی گئی ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔ یہ صورتحال بیرونی طلب میں کمی کی عکاس ہے، جس سے عہدہ براہونے کے لیے برآمد کنندگان اپنی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کر رہے ہیں۔



جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کے 15.2 فیصد تک گرنے سے برآمد کنندگان کو مسابقت کا حامل بننے میں مدد ملی ہے۔ اسی طرح برآمد کنندگان امریکی ڈالر کی برآمدی اکائی قدر میں کمی کر کے درآمد کنندگان کو روپے کی قدر میں کمی کے فوائد بہم پہنچا رہے ہیں جبکہ ان کی روپے میں برآمدی اکائی قدر یا تو گزشتہ سال کی سطح پر رہی یا اس میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.26 الف)

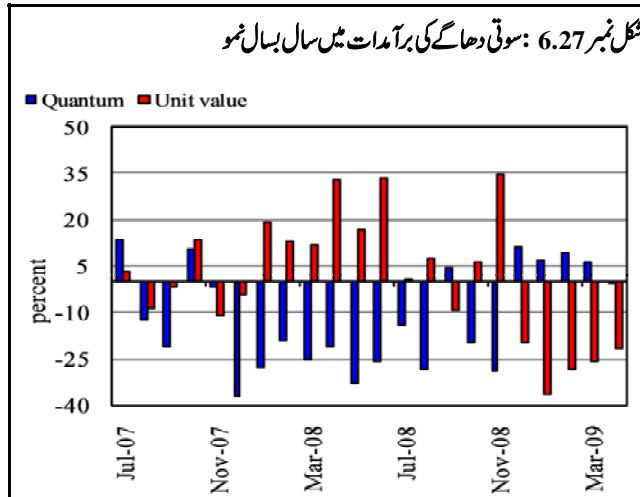
اور شکل 6.26 ب)۔ اس خصوصیت نے طلب گرنے کے باوجود یورپی اور امریکی منڈیوں کے لیے پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات میں بھاری کمی کو روکنے میں مدد دی ہے (دیکھئے جدول 6.12)۔ اس لیے امریکی ڈالر کی اکائی قدروں میں کمی اور روپے کی قدر میں تخفیف سے اس شعبے کو خاصا فائدہ پہنچا ہے۔¹³

زمرہ وار تجزیہ: جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران زمروں کے لحاظ سے برآمدات میں سب سے زیادہ کمی بستری چادروں، سوئی دھاگے اور تیارلبوسات میں ہوئی ہے۔ بستری چادروں کی برآمدات کی پست سطح امریکی اور یورپی منڈیوں کی طلب کے گرنے کا نتیجہ تھی۔ 2008ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین میں بستری چادروں کی درآمدات میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً، مذکورہ دونوں منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی

¹³ روپے کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل شعبے میں 14.7 فیصد نمو ہوئی ہے۔

جدول 6.12: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی کارکردگی-عالمی تجزیہ فیصد میں				
ملبوسات		ٹیکسٹائل		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
				امریکہ (جولائی تا جنوری)
-3.4	-1.2	-8.9	4.8	دنیا
15.4	-0.8	4.3	9.5	بھارت
3.6	4.0	-4.5	10.3	چین
-4.8	-0.7	-2.4	3.2	بھارت
-10.7	-14.9	-18.2	3.0	میکسیکو
-1.4	-0.9	-3.3	-7.3	پاکستان
-3.0	-11.2	-19.6	5.5	سری لنکا
-28.2	-29.5	-19.6	12.3	ترکی
				یورپی یونین (جولائی تا دسمبر)
3.6	4.0	-5.8	4.4	دنیا
6.8	-2.4	5.7	13.0	بھارت
18.1	9.9	3.8	14.1	چین
3.1	3.4	-8.8	6.2	بھارت
3.5	3.3	-3.6	9.0	پاکستان
-14.8	7.7	-12.1	1.1	ترکی
6.1	35.8	-8.6	8.7	ویتنام

ماخذ: امریکی سٹینس بیورو اور یورو اسٹیٹ



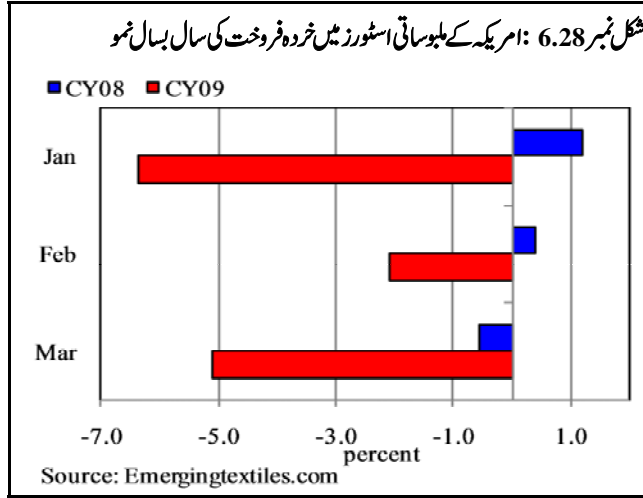
جگہ چین لے رہا ہے (دیکھئے جدول 6.13) جبکہ بلند قدر اضافی کا حامل ہونے کے باعث امریکہ کی رنگین چادروں کی درآمدات میں بھارت کا حصہ بڑھ رہا ہے۔ چین پر عائد کی جانے والی تجارتی پابندیوں کی مدت جنوری 2009ء سے ختم ہونے کے باعث پاکستان کے لیے امریکی منڈی میں مقابلہ مزید سخت ہو گیا ہے۔

تاہم، مارچ 2009ء میں بستر کی چادروں کی برآمدات پر عائد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے سے یورپی یونین کی منڈی کے لیے پاکستانی برآمدات کی صورتحال بہتر ہونے کا امکان ہے۔

سوتلی دھاگے کی برآمدات میں کمی کا اہم سبب ترقی یافتہ ممالک کی منڈیوں اور مشرق بعید کے ممالک کی طلب میں کمی ہے۔ مالی سال 2008ء سے سوتلی دھاگے کی برآمدی مقدار میں کمی کا رجحان ہے۔ اس کی وجہ عالمی سطح پر سوتلی مصنوعات کی طلب کا گرنہا ہے۔ تاہم، دسمبر 2008ء سے اس زمرے کی برآمدی اکائی قدر کم ہوئی ہے جس سے اس کی مانگ میں کچھ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (دیکھئے شکل 6.27)۔

مالی سال 2009ء کے آغاز سے تیار ملبوسات کی برآمدات میں کمی کا رجحان ہے۔ اس کا اہم سبب برآمد کنندگان کو درپیش اندرونی مسائل کا شدت اختیار کرنا ہے جس کے نتیجے

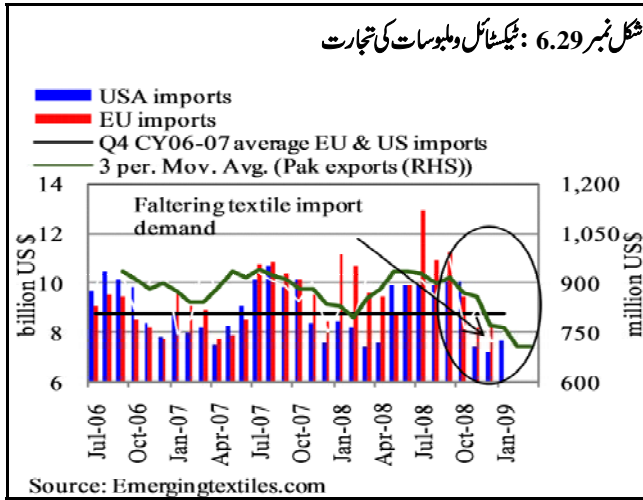
جدول 6.13: چادروں کی برآمدات کا تجزیہ فیصد								
یورپی یونین منڈی		امریکی منڈی		تیم میں منڈی		تیم میں حصہ		
قدرت		اکائی قدرت		تیم میں منڈی		تیم میں حصہ		
2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2005ء	
چھپائی دار چادریں								
2.7	17.7	3.2	-5.4	-17.5	9.9	100.0	100.0	دنیا
-0.5	21.4	-0.5	-1.5	-26.1	1.1	45.9	48.9	پاکستان
41.8	77.0	-1.1	-13.7	7.5	19.7	28.0	15.0	چین
4.0	-1.9	22.3	-8.1	-25.8	57.0	6.6	9.0	بھارت
سادے چادریں								
-3.0	17.9	-4.9	17.2	-7.0	-28.0	100.0	100.0	دنیا
7.1	55.0	-15.8	10.0	-45.3	-56.6	16.6	37.5	پاکستان
12.2	24.5	-14.1	1.6	31.1	-27.0	46.3	27.4	چین
18.8	1.6	24.6	7.0	-13.0	67.0	10.0	4.7	بھارت



میں کئی آرڈرز چین اور بھارت جیسے دیگر رسد کنندگان کو منتقل ہو گئے۔ ملکی تیار ملبوسات کی برآمدات کا بڑا حصہ (40 فیصد) امریکہ بھیجا جاتا ہے۔ عالمی کساد بازاری کی گہرائی بڑھنے سے امریکہ میں کپڑوں کی طلب کو شدید دھچکا لگا ہے۔ اس کی تصدیق مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے لیے امریکہ میں کپڑوں کی فروخت کے دستیاب اعداد و شمار سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔ اس وجہ سے ملک کے تیار ملبوسات کی طلب مزید سکڑ گئی اور اس زمرے کی ملکی برآمدات میں بھاری کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

آئندہ مہینوں کے دوران بیرونی طلب میں مسلسل کمی کے سبب اس شعبے کو درپیش مقابلے میں مزید سختی آنے کی توقع ہے۔ یہ امکان یورپی یونین اور امریکہ کے ماہانہ درآمدی رجحان کے تجزیے پر مبنی ہے۔ ان دونوں مقامات کو پاکستانی ٹیکسٹائلز کی اہم درآمدی منڈیوں کی حیثیت حاصل ہے۔ ہر سال کے آخر میں مذکورہ ممالک کی ٹیکسٹائل اور کپڑوں کی درآمدات موسم کے لحاظ سے سکڑ جاتی ہیں اور پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں اضافے کا عمل ایک بار پھر شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم، زیر جائزہ مدت میں 2008ء کی آخری سہ ماہی کے دوران

شکل نمبر 6.29: ٹیکسٹائل و ملبوسات کی تجارت

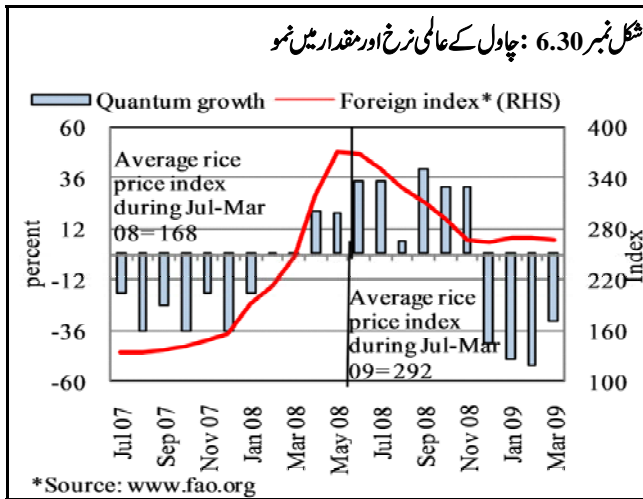


ہونے والی تخفیف گزشتہ دو سالوں کی اوسط کے مقابلے میں زیادہ تھی، جبکہ جنوری 2009ء میں بھی متوقع بحالی کے عمل کا آغاز نہیں ہو سکا (دیکھئے شکل 6.29)۔¹⁴ اس لیے، پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو میں اکتوبر 2008ء سے شروع ہونے والی کمی کا تسلسل برقرار رہنے کا امکان ہے۔

اسٹیٹ بینک ٹیکسٹائل شعبے کو درپیش مشکلات حل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً اقدامات کرتا رہا ہے۔¹⁵ تاہم، مضبوط طلب کی عدم موجودگی اور

ساختی مسائل کی وجہ سے امکان ہے کہ 2009ء کی پیشتر مدت میں ٹیکسٹائل برآمدات کی سطح پست رہے گی۔

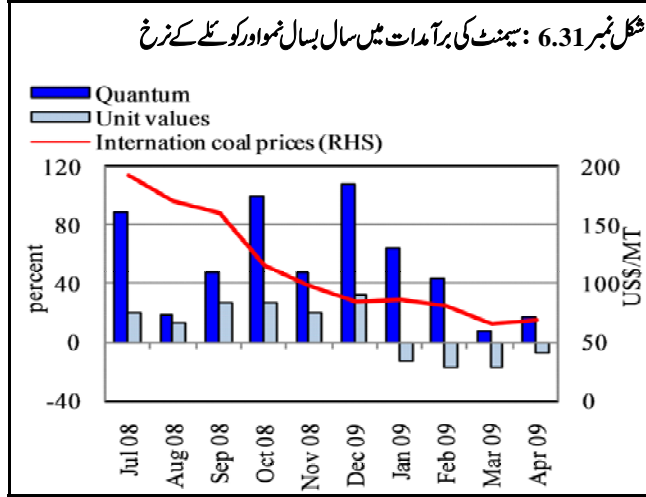
شکل نمبر 6.30: چاول کے عالمی نرخ اور مقدار میں نمو



غیر ٹیکسٹائل برآمدات چاول کو ملک کی غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی برآمدات میں 35.8 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے، جس کا بنیادی سبب برآمدی اکائی قدروں کی بلند سطح ہے۔ اگرچہ مئی 2008ء سے چاول کی عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے، لیکن اوسط بنیادوں پر ان کی سطح اب بھی مالی سال 2008ء کی اوسط سطح سے بلند ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔

¹⁴ 2009ء کے لیے یورپی یونین کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں جبکہ امریکہ کے اعداد و شمار صرف جنوری 2009ء کے ہیں۔

¹⁵ ان اقدامات میں اسپننگ کے شعبے کے مارک اپ زراعت میں ایک سال کی توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05، 2009ء ایس بی پی)، برآمد کنندگان کو فراہم کی جانے والی برآمدی مالکاری پر بینکوں کو 100 فیصد مالکاری کی فراہمی (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03، 2008ء ایس بی پی)، بطویل مدتی مالکاری کی سہولت کے تحت دیے گئے قرضوں پر ایک سال کا اتوا (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01، 2009ء ایس بی پی)، برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04، 2009ء ایس بی پی)، سوئی کپڑوں کے بعض زمروں کو برآمدی مالکاری اسکیم (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04، 2009ء ایس بی پی) اور اسپننگ کے مختلف شعبوں کو بطویل مدتی مالکاری سہولت (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08، 2009ء ایس بی پی)۔



جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اثرات کے باعث 581.7 ملین ڈالر زیادہ حاصل ہوئے ہیں۔

بدقسمتی سے 2008ء میں چاول کی عمدہ فصل ہونے کے باوجود دسمبر 2008ء سے چاول کی ملکی برآمدات کی مقدار میں کمی آئی ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں (1) پاکستان ایگریکلچرل سروسز اینڈ سپلائی کارپوریشن (پاسکو) کی جانب سے چاول کی خریداری کے نتیجے میں چاولوں کے ملکی نرخوں میں

نمایاں کمی نہیں ہو سکی، جس سے اس کی برآمدی مسابقت پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تھائی لینڈ میں چاول کے برآمد کنندگان کو بھی کم و بیش ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہے کیونکہ وہاں کی حکومت نے بھی کاشت کاروں کے تحفظ کے لیے مداخلت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔¹⁶ (2) 2008ء میں دنیا کے دھان درآمد کرنے والے بڑے ممالک میں اس کی بھرپور فصل ہوئی تھی، جس سے اس کی طلب سیکڑ گئی۔ ان ممالک میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فلپائن، افریقہ اور ترکی¹⁷ شامل ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں 52.6 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کا اہم سبب برآمدی مقدار کی بلند سطح ہے۔ بھارت کی جانب سے اس کی برآمدات پر 12 فیصد ڈیوٹی کا نفاذ حوصلہ افزا پیش رفت ہے کیونکہ ملک کے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں بھارت کا حصہ 10-12 فیصد بنتا ہے۔

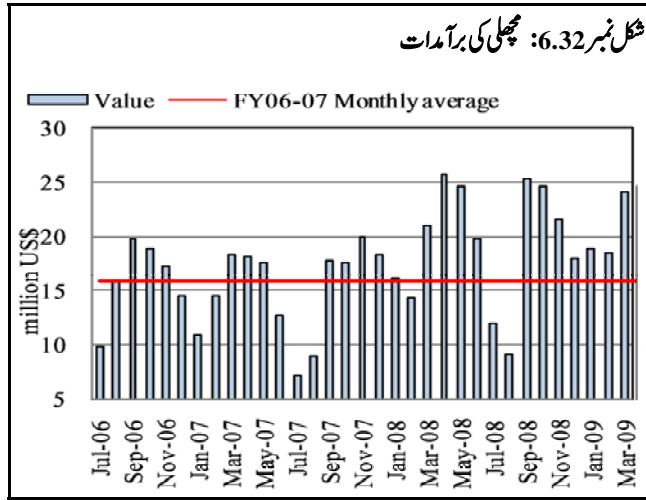
اس زمرے کی ماہانہ برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی جانب سے جنوری 2009ء میں ڈیوٹی کے نفاذ سے سیمنٹ کی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کا رجحان ہے (دیکھئے شکل 6.31)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران کونسل کے عالمی نرخوں میں خاصی کمی آئی ہے۔¹⁸ چونکہ کونسل کو سیمنٹ کی پیداواری لاگت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے اس کی قیمتوں میں کمی سے سیمنٹ کے برآمد کنندگان کو اپنی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کا موقع ملا۔ اسی لیے ڈیوٹی کے نفاذ کے باوجود سیمنٹ کے پاکستانی برآمد کنندگان کو بھارتی منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے۔ علاوہ ازیں، سیمنٹ کی ملکی فروخت میں کمی سے بھی اس کی برآمدات کو بڑھانے کے لیے فاضل سیمنٹ دستیاب ہو سکا ہے۔

¹⁶ <http://oryza.com/news/Asia-Pacific/Thailand-Market/9648.html>

¹⁷ http://www.fao.org/es/ESC/en/15/70/highlight_71.html

¹⁸ مارچ 2009ء میں کونسل کے عالمی نرخوں میں ان کی جولائی 2008ء کی سطح کے مقابلے میں 66 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

نومبر 2008ء سے پیٹرولیم مصنوعات کی برآمد میں شروع ہونے والی کمی کا عمل جاری ہے، جس کا اہم سبب نیفتھا کی برآمدات کی پست سطح ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران نیفتھا کی پیداوار میں 19 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ مالی مشکلات کے سبب ریفاٹریز کی جانب سے خام تیل کی درآمدات کی پست سطح ہے۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں مالی مشکلات میں نرمی سے اس کی پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے آئندہ مہینوں میں نیفتھا کی پیداوار بھی بڑھ سکتی ہے۔



جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران مچھلی اور اس کی مصنوعات میں 17.3 فیصد کمی متاثر کن ہوئی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس کی نمو کے بڑھنے میں مقدار اور قدر دونوں کا اہم حصہ ہے۔ ملک کی مچھلی کی برآمدات کو عالمی تجارتی تنظیم کے حفظان صحت اور فائٹو حفظان صحت معیارات (ایس پی ایس ایس) کی عدم تکمیل کے باعث 2007ء سے یورپی یونین کی جانب سے پابندیوں کا سامنا ہے۔ تاہم مالی

سال 2007ء اور م س 08ء میں پست سطح پر رہنے کے بعد جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران اس زمرے کی پیداوار دوبارہ بڑھ گئی ہے (دیکھئے شکل 6.32)۔ اس بہتری میں دوزرائع کا اہم کردار ہے (1) 2008ء میں بلوچستان کوئلہ بانی وے کے ساتھ ساتھ مچھلی کی پروسیسنگ کے یونٹوں کا قیام، جس کے نتیجے میں مچھلیاں پکڑنے اور اس کی برآمد میں اضافہ ممکن ہو سکا اور (2) زیادہ نرخوں کی پیشکش کرنے والی ملائیشیا، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات اور تھائی لینڈ کی منڈیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا ہے۔¹⁹ مزید برآں، روپے کی تخفیف قدر نے طلب کو بڑھانے کے لیے برآمد کنندگان کی قوت سودے بازی میں اضافہ کر دیا ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران گڈ کی برآمدات میں 127.9 فیصد کا بلند اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس میں مقدار اور کائی قدروں دونوں کا اہم حصہ ہے۔ چونکہ گڈ کو بلند قدر اضافی کی حامل مصنوع اتھنول کی تیاری میں بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے حکومت نے اس کی برآمد پر 15 فیصد ڈیوٹی عائد کر دی ہے تاکہ اتھنول کی پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔ اتھنول کی برآمدات میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے جنوری 2008ء سے اس شعبے کے لیے طویل مدتی مالکاری کی سہولت (ایل ٹی ایف ایف) فراہم کی ہے۔²⁰

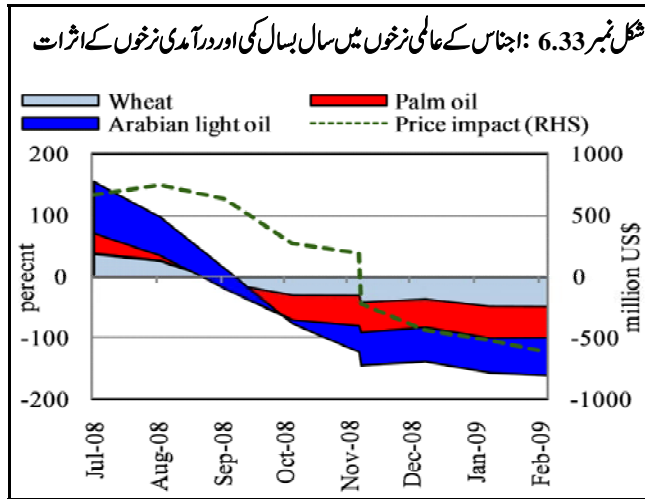
¹⁹ یورپی یونین کی جانب سے مچھلی کی برآمد پر پابندی کے وقت اس منڈی میں مچھلی کی برآمدی اکائی 2.31 تا 3.31 ڈالر فی کلوگرام تھی۔ اس کے مقابلے میں برآمد کنندگان کو جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں ملائیشیا سے 1.7 ڈالر فی کلوگرام، تھائی لینڈ میں 1.4 ڈالر فی کلوگرام، انڈونیشیا میں 3 ڈالر فی کلوگرام اور متحدہ عرب امارات میں 3.2 ڈالر فی کلوگرام قیمت ملتی تھی۔

²⁰ ایس ایم ای ایف ڈی سرکر نمبر 2009ء، 02 ایس بی پی۔

ملک کا برآمدی شعبہ اس وقت آزمائش سے گزر رہا ہے۔ ایک جانب عالمی سطح پر طلب میں کمی ہو رہی ہے جبکہ دوسری جانب، کئی اندرونی مشکلات برآمدات کی نمو کو متاثر کر رہی ہیں۔ اگرچہ کچھ زمرے اب بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، تاہم ان کی مجموعی برآمدات میں بڑا حصہ رکھنے والے زمروں کی خراب کارکردگی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ آئندہ مہینوں کے دوران بیرونی طلب میں کمی کے باعث امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی باقی مدت میں برآمدات کی مجموعی نمو کی سطح پست رہے گی۔

درآمدات

جولائی تا اپریل مہینے 09ء کے دوران ملکی طلب میں کمی اور اجناس کے عالمی نرخوں کے گرنے کے نتیجے میں درآمدی بل میں 9.8 فیصد کی ریکارڈ کمی ہوئی ہے۔ اگرچہ، درآمدات میں کمی کے عمل کا آغاز دوسری سہ ماہی سے ہو گیا تھا تاہم اس میں ہونے والی مجموعی کمی کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں مرکوز رہا ہے۔ درآمدات کی پست سطح میں نرخوں میں نمایاں کمی اور مقدار، دونوں کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ دراصل، مہینے 09ء کے آغاز سے ہی اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی کا آغاز ہو گیا تھا، تاہم اس کے زیادہ اثرات دسمبر 08ء سے مرتب ہونا شروع ہوئے تھے (دیکھئے شکل 6.33)۔

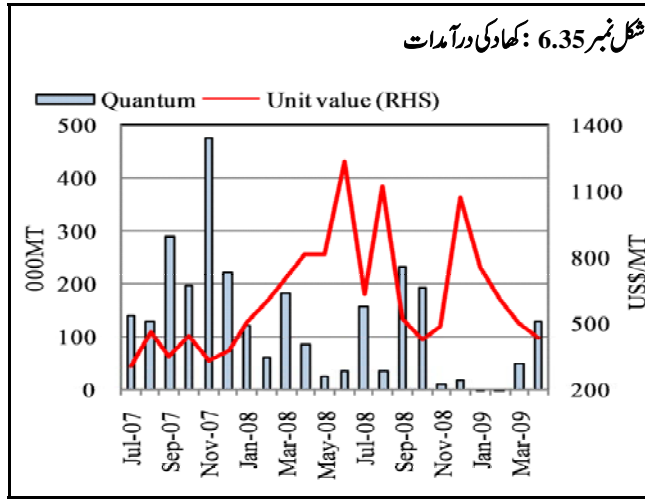
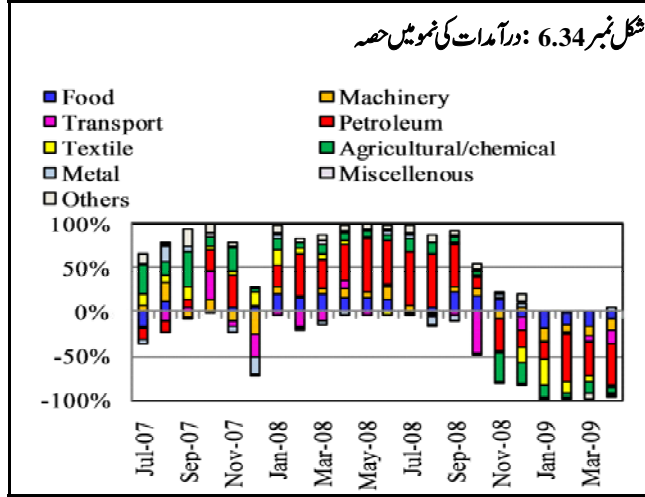


جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی مقدار میں کمی کا سبب طلب کی پست سطح تھی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں (1) منظم پالیسی اقدامات۔ اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی، جسے حال ہی میں اپریل 2009ء میں نرم کیا گیا۔ اشیائے تیش پر درآمدی ڈیوٹیوں و سیلنگس میں اضافہ (2) شعبہ جاتی مسائل، جیسے پیٹرولیم کے شعبے کو درپیش مالی دشواریاں، جس نے اس شعبے کی درآمدی صلاحیت کو محدود کر دیا۔ ملک میں کپاس کی رسد و دستیابی میں بہتری کے باعث اس کی درآمدی ضروریات کا سکننا (3) روپے کی قدر میں بڑی کمی، جس نے درآمدات کی روپے میں لاگت کو بڑھا دیا (4) ملک میں جاری عمومی معاشی سست روی۔

درآمدات میں ہونے والی کمی وسیع البینا تھی اور گندم، پیٹرولیم مصنوعات اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری کے علاوہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران دیگر تمام اہم زمروں میں سال بسال کمی ہوئی ہے۔ خصوصاً، زیر جائزہ مدت کے دوران درآمدات میں ہونے والی مجموعی کمی میں ٹرانسپورٹ اور ٹیکسٹائلز کا حصہ سب سے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 6.34 اور جدول 6.14)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء میں ٹرانسپورٹ گروپ میں ہونے والی کمی طیاروں، بحری جہازوں اور کشتیوں کے زمرے میں کی جانے والی یکبارگی بھاری ادائیگی کی عدم موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ادا کی گئی تھی۔

جدول 6.14: اہم درآمدات (جولائی تا اپریل)									
ملین ڈالر									
		سال بسال فیصد تبدیلی		م س 09ء		م س 08ء			
		مقدار	مالیت	اکائی مالیت	مطلق تبدیلی	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائیاں
غذائی گروپ		-3.1			-107.9	3419.6		3527.4	
جس میں									
گندم		15.4	174.2	126.4	466.3	946.2	471.6	819.8	میٹرک ٹن
پام آئل		-7.7	-9.5	-93.3	819.2	1125.6	856.5	1218.9	میٹرک ٹن
مشینری گروپ		-6.7			-398.2	5503.9		5902.1	
جس میں									
بکلی پیدا کرنے والی مشینری		66.5			570.1	1427.3		857.2	
ٹیل مواصلات		-54.8			-1040.3	857.1		1897.4	
فرنیچر گروپ		-46.7			-913.6	1044.7		1958.3	
جس میں									
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں		-30.3			-328.5	754.6		1083.1	
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں		-66.7			-568.0	283.0		851.0	
پیٹرولیم گروپ		-7.6			-657.6	8012.7		8670.4	
پیٹرولیم مصنوعات		-0.9	0.7	-42.6	540.1	4608.1	569.5	4650.7	میٹرک ٹن
خام پیٹرولیم		-15.3	-8.6	-615.0	541.2	3404.6	572.2	4019.7	میٹرک ٹن
ٹیکسٹائل گروپ		-36.0			-731.1	1300.7		2031.9	
جس میں									
خام کپاس		-59.1	-63.3	-689.4	1621.6	477.2	1430.2	1166.6	میٹرک ٹن
زرعی دیگر کیمیکل گروپ		-7.7			-364.6	4391.9		4756.4	
جس میں									
تیار کھاد		-40.4	-61.1	-332.6	494.5	491.2	425.7	823.9	میٹرک ٹن
دیگر کیمیکلز		3.1			73.1	2,429.4		2356.3	
دھات گروپ		0.1			2.6	2169.7		2167.1	
جس میں									
لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ		-1.7	-24.3	-8.6	307.9	515.4	280.9	524.0	میٹرک ٹن
متفرق گروپ		-10.7			-65.2	542.2		607.5	
دیگر تمام اشیاء		4.0			98.6	2536.9		2438.3	
کل درآمدات		-9.8			-3137.0	28922.4		32059.4	
ع عبوری									

جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران تیار کھاد کی درآمدات میں 40.4 فیصد کمی درآمدی مقدار گھٹنے سے آئی ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔ اس زمرے کی درآمد میں سب سے بڑا حصہ ڈی اے پی کھاد کا ہے جبکہ ملکی ضروریات کے مطابق یوریا درآمد کی جاتی رہی۔ جولائی تا اپریل م س 09ء



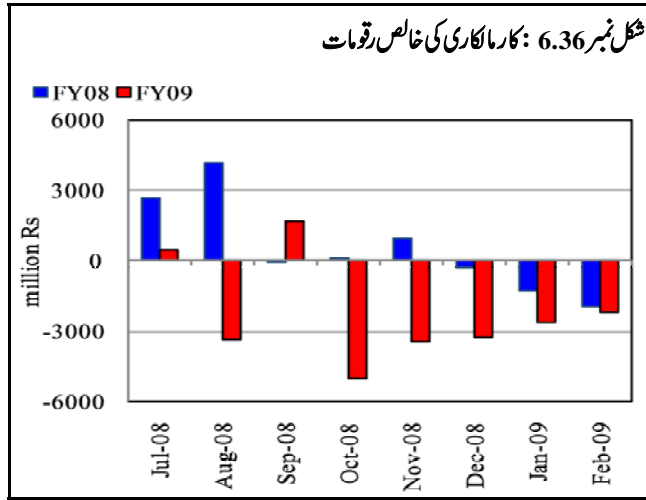
کے دوران کھاد کی درآمدی مقدار میں کمی کا اہم سبب اس مدت کے دوران ڈی اے پی کے ملکی ذخائر کی بلند سطح ہے۔²¹ تاہم مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی²² سے ڈی اے پی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے، جس سے اس کے ذخائر کی سطح پست ہو جائے گی۔ اس لیے توقع ہے کہ رینج کی آئندہ فصل کے بوائی کے موسم میں کھاد کی طلب بڑھنے کے باعث اس کی درآمد میں اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، حکومت نے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران یورپا کی درآمد شروع کر دی ہے۔ اس کا سبب، مذکورہ مدت کے دوران یورپا کی ملکی پیداوار کی پست سطح ہے کیونکہ یہ پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے۔²³ نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر (این ایف ڈی سی) کے مطابق امکان ہے کہ ملک میں کھاد کی رسد کی دستیابی کو بہتر رکھنے کی خاطر خریف 2009ء کے لیے تقریباً 500 ہزار ٹن یورپا درآمد کی جاسکتی ہے۔

گائیدوں کی درآمدات میں سال بسال 30.3 فیصد کمی کی وجوہات میں حقیقی قوت خرید میں کمی، ملکی گاڑیوں کے زخموں کا بڑھنا اور کار مالکاری کے لیے قرض گیری کی بلند لاگت کے باعث طلب کی پست سطح شامل ہیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کے لیے صارفی مالکاری میں گزشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.36)۔ کمرشل بینکوں کی جانب سے کار مالکاری کی سطح کو پست رکھنے میں

²¹ ملک میں ڈی اے پی تیار کرنے والے واحد پلانٹ کی تعمیر و مرمت کے سبب بندش کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2008ء میں اس کھاد کو بھاری مقدار میں درآمد کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ملک میں اس کے ذخائر کی سطح بلند ہو گئی۔ تاہم اس کے زخموں میں اضافے کی وجہ سے ملک میں اس کے استعمال کی سطح پست ہو گئی۔ حکومت نے بھی مالی سال 2009ء کے وفاقی بجٹ میں ڈی اے پی کی پوری پر 1000 روپیہ زراعت دینے کے اعلان پر عملدرآمد نہیں کیا۔ ذخائر کی بلند سطح کے نتیجے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران مزید ڈی اے پی درآمد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

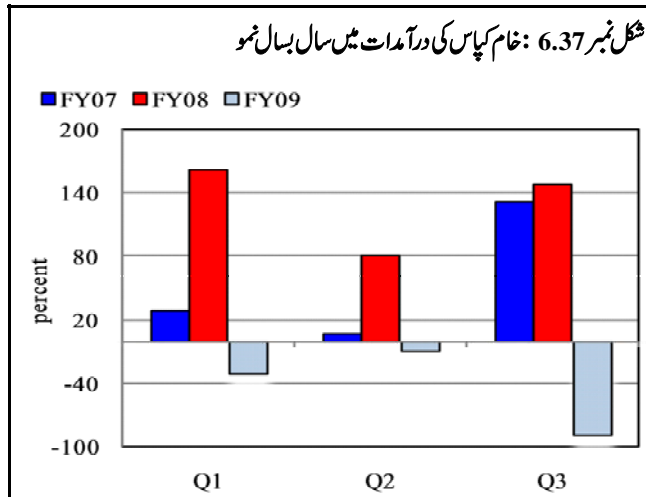
²² مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں 104 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

²³ این ڈی ایف سی، کھاد کی صورتحال: وسط اپریل 2009ء، رینج 09-2008ء اور خریف 2009ء کے امکانات۔



غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے، بلند شرح سود اور حقیقی آمدنیوں میں کمی نے اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے صارفین قرضوں کی طلب میں کمی واقع ہو گئی۔²⁴ پی اے ایم اے کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران آٹوموبائل (کار، ایل سی وی، پک اپ) کی فروخت میں 46 فیصد کمی آئی ہے۔²⁵ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے لحاظ سے کامل ساختہ یونٹوں کے درآمدی زمروں میں مسلسل کمی گذشتہ برس جتنی رہی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران خام کپاس کی درآمدات میں 59.1 فیصد کمی آئی ہے، جس کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں مرکوز رہا ہے (دیکھئے شکل 6.37)۔ خام کپاس کی درآمدات میں کمی کا اہم سبب سال 2008ء کے دوران کپاس کی عمدہ فصل²⁶ اور ٹیکسٹائل ولبوسات کی عالمی طلب کے سکڑنے کی وجہ سے اس کی درآمدی مقدار میں ہونے والی کمی ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پیشتر ٹیکسٹائل زمروں کی درآمدی مقدار میں کمی آئی ہے، جس کا سبب خام کپاس کی طلب کی پست سطح ہو سکتی ہے۔

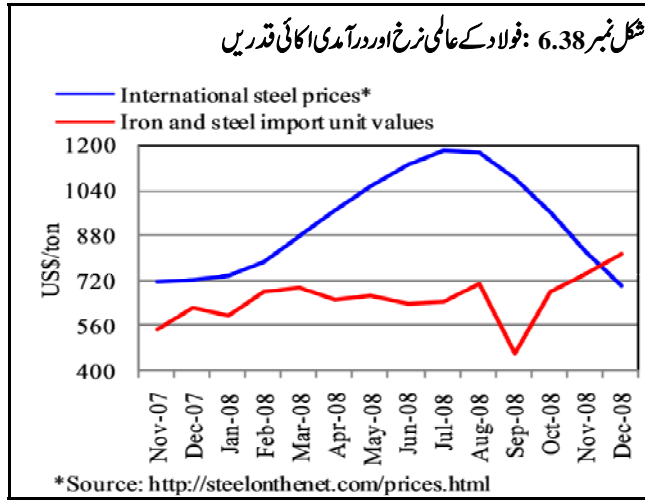


جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے لوہے اور فولاد کی درآمد میں معمولی کمی ہوئی، جس کا اہم سبب درآمدی اکائی قدروں کا بڑھنا ہے کیونکہ مقدار کے لحاظ سے اس زمرے میں 13.2 فیصد کمی آئی ہے۔ ملک میں فولاد کی طلب میں تیزی سے کمی میں انفراسٹرکچر، مکانات، تعمیرات اور آٹو

²⁴ پی اے ایم اے

²⁵ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کی فروخت میں 49 فیصد اور ایل سی وی پک اپ میں 22 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

²⁶ مالی سال 2009ء کے کپاس کی پیداوار 3.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.1 ملین گائٹھیں ہو گئی۔



موبائلز کے شعبوں کی مایوس کن کارکردگی نے اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ فولاد کی کھپت انہی شعبوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعتوں کی خراب کارکردگی اور محکمہ کسٹم اور فولاد کے درآمد کنندگان کے مابین درآمدی تجارتی قیمت (آئی ٹی پی) کے تنازع کا بھی اس کی درآمدی مقدار کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔ درآمد کنندگان کے مطابق، ستمبر 2008ء کے بعد سے اسٹیل کے عالمی نرخوں میں مسلسل کمی ہو رہی ہے لیکن کسٹم حکام نے اسے آئی ٹی پی میں منتقل نہیں کیا (دیکھئے شکل 6.38)۔ کسٹم حکام نے مارچ 2009ء میں فولاد کی بعض مصنوعات کی آئی ٹی پی میں کمی کی تھی، جس سے توقع ہے کہ آنے والے دنوں میں اس کی درآمد بڑھے گی۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 7.6 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی ہے، جس کا سبب خام پیٹرولیم درآمدات کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.14)۔ اعداد و شمار کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی بل میں کمی کا اہم سبب تیسری سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدی اکائی قدروں میں تیزی سے کمی تھی (دیکھئے جدول 6.15)۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران خام پیٹرولیم کی درآمدی مقدار میں بھی کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران ریفاؤنڈیوں اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو درپیش مالی مشکلات تھیں جنہوں نے پیٹرولیم

جدول 6.15: پیٹرولیم گروپ کی درآمدات کا نرخ اور مقدار کا اثر							
ملین ڈالر							
م 09ء				م 08ء			
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی		چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
							مقدار کا اثر
-236.6	-361.4	201.6	195.7	558.2	180.4	-43.4	پیٹرولیم گروپ
106.3	-201.3	145.8	236.2	337.9	344.2	-136.9	پیٹرولیم مصنوعات
-343.0	-160.1	55.9	-40.5	220.3	-163.8	93.4	خام پیٹرولیم
							نرخ کا اثر
-2,085.5	141.7	1,654.80	1,788.30	1,084.80	380	-20.9	پیٹرولیم گروپ
-1,123.9	165.7	836.9	967.4	536.5	201.3	20.9	پیٹرولیم مصنوعات
-961.7	-24.1	817.9	820.9	548.3	178.7	-41.8	خام پیٹرولیم

گروپ کی درآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے۔ گزشتہ چند مہینوں سے صورتحال میں بہتری آئی ہے اور رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں 2.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

خام تیل کی درآمدات کی ٹخلی سطح کے سبب جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کی مدت میں آئل ریفائنریاں اپنی پیداواری گنجائش سے کم شرح پر کام کر رہی تھیں، جس کے نتیجے میں ایچ ایس ڈی، فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ جیسی اہم پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار گھٹ گئی ہے۔ نتیجتاً، ملک میں ان مصنوعات کی قلت ہو گئی، جس کی وجہ سے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ان کی درآمدات میں اضافہ ضروری ہو گیا ہے۔²⁷

آئندہ مہینوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں اضافے کا امکان ہے۔ موٹر اسپرٹ کی درآمدات میں اضافہ متوقع ہے کیونکہ پیٹرول اور سی این جی کے نرخوں میں فرق کم ہونے سے ملک میں اس کی طلب بڑھ رہی ہے۔ ملک کے اہم حصوں میں بجلی کے بحران میں شدت آنے کے باعث جنریٹروں کا استعمال بڑھ گیا ہے، جس سے ملک میں موٹر اسپرٹ اور ڈیزل کی اضافی طلب پیدا ہو گئی ہے۔

بجلی کی پیداوار کے شعبے میں بھی فرنس آئل کی طلب کے بڑھنے کا امکان ہے۔²⁸ اسی اے سی (آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی) کی حالیہ سالانہ رپورٹ کے مطابق آئندہ پانچ برسوں کے دوران فرنس آئل کی طلب میں اوسطاً سالانہ 7 فیصد کی شرح سے اضافے کی امید ہے۔ فرنس آئل کے نرخوں و بجلی کے شعبے کو گیس کی فراہمی میں تیزی سے کمی اور نئے پاور پلانٹس کی تنصیب سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل کو ترجیح دی جائے گی۔ جبکہ اس کی قلت سے بچنے کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم، قلیل مدت میں اس گروپ کی درآمدی مقدار میں اضافے کے اثرات اس کے گرتے ہوئے عالمی نرخوں کے باعث زائل ہو جائیں گے۔

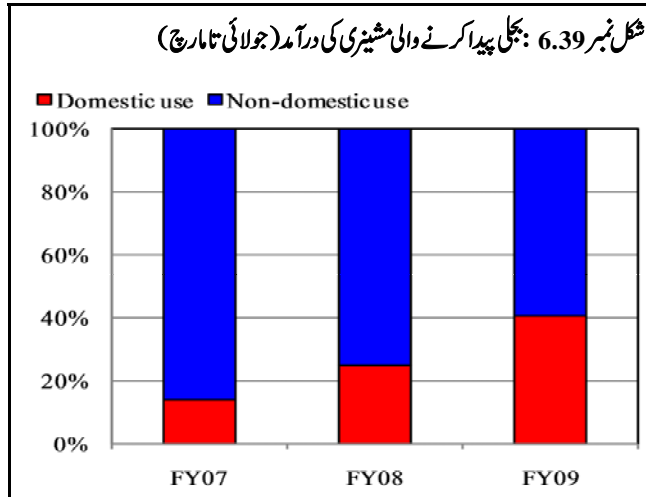
جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں 66.5 فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ ملک کا بجلی پیدا کرنے والا شعبہ ابھی تک ملک میں توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات بڑھنے کی وجہ توانائی کی قلت اور بجلی کا شدید بحران ہے۔

بجلی کی قلت کے نتیجے میں جنریٹروں، ٹرانسمیٹروں اور یو پی ایس کی طلب بڑھ گئی ہے۔ پاکستان یہ مشینری چین، امریکہ اور یورپی یونین سے درآمد کر رہا ہے۔ گھریلو شعبے، آئی پی پیز، صنعتوں، دفاتر کی عمارتوں اور اسپتالوں میں ان کی طلب زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کے تجارت کے متعلق اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چند برسوں سے گھریلو استعمال کے لیے جنریٹروں کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے شکل 6.39)۔

بجلی پیدا کرنے کی مشینری کے درآمد کنندگان کے مطابق جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں میں حالیہ سست روی

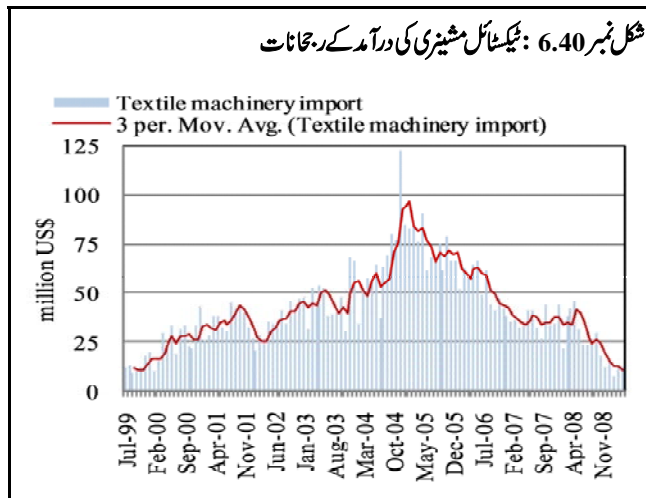
²⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران موٹر اسپرٹ، فرنس آئل اور ایچ ایس ڈی کی ملکی پیداوار میں بالترتیب 3.1، 5.1 اور 8.8 فیصد کمی آئی ہے۔

²⁸ اسی اے سی، تیل کا جائزہ 2008ء



نے صنعتی شعبے کی جانب سے ایسی مشینری کی درآمد پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ مذکورہ درآمد کنندگان نے گزشتہ چند برسوں کے دوران اس شعبے میں ہونے والی نمو کے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے بھاری مقدار میں مشینری درآمد کی تھی۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں کمی کا امکان ہے۔

گزشتہ چند برسوں کی طرح جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران بھی ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں سست روی کا رجحان رہا اور اس میں 49 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.40)۔ مالی سال 2002ء تا 2005ء کے دوران بی ایم آر پروگرام کے تحت بھاری مقدار میں



ٹیکسٹائل مشینری درآمد کی گئی تھی۔ اس وقت سے ملک کی درآمدی مشینری کی ضروریات میں مسلسل کمی ہو رہی ہے، جس سے اس شعبے میں جدت کاری کی طلب میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی کساد بازاری کے باعث ملک کی اہم برآمدی منڈیوں میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی مانگ میں کمی نے بھی اس کی مشینری کی درآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے

دوران ٹیلی کام مشینری کی درآمدات میں 54.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ مذکورہ مدت کے دوران درآمدی بل میں ہونے والی مجموعی کمی میں ٹیلی کام مشینری کا حصہ سب سے زیادہ 33.2 فیصد ہے۔ اس کی میں موبائل فونز اور ٹیلی کمیونیکیشن مشینری کی درآمدات کا اہم کردار ہے۔ اس کی وجوہات میں منڈی کا سکڑنا، کم ہوتی قوت خرید اور موبائل سسٹمز پر بلنڈ کسٹم اور ریگولیٹری ڈیوٹیاں شامل ہیں۔²⁹

²⁹ مالی سال 2008ء کے وفاقی بجٹ میں حکومت نے فی سیٹ 500 روپے ڈیوٹی عائد کی تھی جبکہ بعد ازاں اگست 2008ء میں 250 روپے کی ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی گئی۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی درآمدات میں 15.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماہانہ تجزیے کے لحاظ سے اس اضافے کا بڑا حصہ جولائی تا نومبر کی مدت میں مرکوز رہا ہے۔ حکومت نے رواں مالی سال میں 2.5 ملین ٹن گندم کی درآمد کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم، 2009ء میں گندم کی بہتر فصل کی خبروں نے گندم کی بھاری مقدار میں درآمد کی ضرورت کو کم کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں تیسری سہ ماہی میں اس کی درآمدات کی سطح پست ہو گئی۔

امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں میں درآمدات میں مزید کمی آئے گی، جس کی وجوہات یہ ہیں (1) قیمتوں کے مزید مضبوط منفی اثرات (2) زیادہ تر شعبوں میں طلب کا سکڑنا۔ اس لیے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں تیزی سے کمی آئے گی۔